ABC CERTIFIED باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت وزارت اطلاعات ونشریات حکومت پاکستان

Daily AAINA Quetta

روزنامہ آئینہ کوئٹہ

قیمت 5 روپے

بانی: منصور الہدیٰ عباسی

ریذیڈنٹ ایڈیٹر: فہیم الزمان ملاخیل

چیف ایڈیٹر عامر امیر اعوان

ایڈیٹر فیصل کریم

03332831889 ✵ Daily.aaina94@gmail.com

جلد نمبر 30 | بروز اتوار 06 ستمبر 2026ء 1448 ہجری | قیمت 05 روپے | شمارہ نمبر 239

یوم دفاع پاکستان آج ملی جوش و جذبے سے منایا جائیگا

ملک وقوم کی ترقی خوشحالی اور سلامتی کے لئے دعائیں کی جائیں گی۔ یوم دفاع پاکستان کے موقع پر بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے مزار پر گارڈز کی تبدیلی کی پروقار تقریب منعقد ہوگی

چھ ستمبر کی مناسبت سے مختلف مقامات پر تقریبات کا بھی اہتمام کیا جائے گا جس میں پاک افواج کے وطن کے دفاع کے لئے کارناموں کو موضوع بنایا جائے گا۔

کوئٹہ، اسلام آباد، لاہور، پشاور (اے این این (یوم دفاع پاکستان آج) اتوار 6 ستمبر کو ملی جوش و جذبے سے منایا جائیگا ہے۔ صبح کا آغاز اسلام آباد میں 1 اور صوبائی دارالحکومتوں میں 21،21 توپوں کی سلامی سے ہوگا جبکہ نماز فجر کے بعد مساجد میں دعائیہ تقاریب کا انعقاد کیا جائے گا جس میں ملک وقوم کی ترقی خوشحالی اور سلامتی کے لئے دعائیں کی جائیں گی۔ یوم دفاع پاکستان کے موقع پر بانی پاکستان

بقیہ 1 صفحہ 3 پر

پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کی سازشیں ناکام بنا دینگے، صدر، وزیراعظم

6 ستمبر 1965 کو ہماری مسلح افواج اور پاکستانی قوم نے جس اتحاد اور جذبہ ایمانی کا مظاہرہ کیا، وہ ہماری اجتماعی قوت کا مظہر ہے، آپریشن بنیان مرصوص کی شاندار کامیابی نے ہماری عسکری تاریخ میں ایک اور سنہری باب رقم کیا

پاکستان خطے میں امن وسلامتی کے استحکام کا ایک موثر اور ذمہ دار ستون بن کے ابھرا ہے اور اپنی سرحدوں سے آگے بھی امن، استحکام اور اجتماعی سلامتی کیلئے موثر کردار ادا کر رہا ہے، صدر زرداری اور شہباز شریف کا پیغام

اسلام آباد (ویب نیوز) صدر مملکت آصف علی زرداری اور وزیراعظم شہباز شریف نے یوم دفاع کے موقع پر پاکستان کی مسلح افواج کے شہداء، غازیوں اوران کے اہل خانہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ 6 ستمبر 1965 کو

بقیہ 3 صفحہ 3 پر

آئین کا مذاق بنایا جارہا ہے، 15 صوبے بنانے کا حکومتی فیصلہ غلط ہے، مولانا فضل الرحمان

صوبے جل رہے ہیں، حکومت نئے صوبوں کی بات کر رہی ہے جب کہ حکومت عوامی اعتماد مکمل طور پر کھو چکی ہے، 15 صوبے بنانے کا حکومتی فیصلہ غلط ہے

پیپلز پارٹی اور تحریک انصاف سے بات چیت کر رہے ہیں، اسمبلی میں مشترکہ لائحہ عمل بنائیں گے۔ قبل ازیں فاٹا انضمام کا فیصلہ بھی بدترین ثابت ہو چکا ہے

خانیوال) جی این ایم (خانیوال جے یو آئی) ف (کے سربراہ مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ 15 صوبے بنانے کا حکومتی فیصلہ غلط ہے۔ پاکستان کے آئین کا مذاق بنایا جارہا ہے۔ خانیوال میں جے یو آئی ف کے رہنما علامہ اکرام القادری کی عیادت کے موقع پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے مولانا فضل الرحمان نے کہا کہ 2 صوبے جل رہے ہیں، حکومت نئے صوبوں کی بات کر رہی

بقیہ 2 صفحہ 3 پر

کوئٹہ، وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے رکن صوبائی اسمبلی ملک نعیم بازئی اسمبلی اجلاس کے دوران بات چیت کر رہے ہیں

کوئٹہ میں آٹے کی قیمتوں کو ایک اور جھٹکا، 20 کلو تھیلا 2 ہزار 920 روپے تک پہنچ گیا

آٹے کی قیمت میں یکدم 70 روپے اضافہ، گندم کی مبینہ قلت کے باعث مزید مہنگائی کا خدشہ

کوئٹہ (بی پی آئی) کوئٹہ میں مہنگائی کے ستائے شہریوں پر آٹے کی قیمتوں میں اضافے کا ایک اور بوجھ ڈال دیا گیا۔ شہر میں 20 کلو آٹے کے تھیلے کی قیمت 70 روپے کے مزید اضافے کے بعد 2 ہزار 850 روپے سے بڑھ کر 2 ہزار 920 روپے تک جا پہنچی ہے، جس سے عام شہریوں کی مشکلات میں مزید اضافہ ہوگیا

بقیہ 4 صفحہ 3 پر

صوبے یا انتظامی یونٹ جو مرضی لیبل لگالیں اختیارات کی منتقلی ناگزیر ہے، خواجہ آصف

سرائیکی صوبے کی بات ہو تو پیپلز پارٹی نرم گوشہ ظاہر کرتی ہے اور جب چار کی جگہ مزید صوبوں یا انتظامی یونٹوں کی بات ہوتی ہے

پیپلز پارٹی کی دو رخی پالیسی کے پیچھے کچھ اور دیکھتا ہوں، اختیارات کی منتقلی 18 ویں ترمیم کے ذریعے طے ہوئی مگر عمل نہیں ہوا

اسلام آباد) جی این ایم (وزیر دفاع خواجہ محمد آصف نے کہا ہے کہ سرائیکی صوبے کی بات ہو تو پیپلز پارٹی نرم گوشہ ظاہر کرتی ہے اور جب چار کی جگہ مزید صوبوں یا انتظامی یونٹوں کی بات ہوتی ہے تو سندھو دیش کی بات شروع ہو جاتی ہے۔ ایکس پر جاری بیان میں خواجہ محمد آصف نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی دو رخی پالیسی کے پیچھے کچھ اور دیکھتا ہوں، اختیارات کی منتقلی 18 ویں ترمیم کے ذریعے طے

بقیہ 5 صفحہ 3 پر

چاغی بازار میں فائرنگ، بزرگ قبائلی شخصیت ملک کریم داد محمد حسنی قتل

چار نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ سے قبائلی رہنما موقع پر جاں بحق، ملزمان سلور رنگ کی کرولا میں فرار

چاغی (بی پی آئی) چاغی بازار میں نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ سے بزرگ اور معتبر قبائلی شخصیت ملک کریم داد محمد حسنی جاں بحق ہوگئے۔ پولیس کے مطابق ملک کریم داد محمد حسنی چاغی بازار میں ایک دکان پر موجود تھے کہ سلور رنگ کی کرولا ایکس کار میں سوار چار نامعلوم مسلح افراد نے ان پر فائرنگ کردی۔ فائرنگ کے نتیجے میں ملک کریم داد محمد حسنی موقع پر ہی جاں بحق ہوگئے، جبکہ حملہ آور واردات کے بعد فرار ہونے میں

بقیہ 6 صفحہ 3 پر

بلوچستان میں پاک بحریہ کا بڑا انسداد منشیات آپریشن، ایک ہزار کلوگرام آئس برآمد

اسلام آباد، کوئٹہ (بی پی آئی) بلوچستان کے ساحلی علاقے گڈانی میں پاک بحریہ نے ایکسائز، ٹیکسیشن اینڈ اینٹی نارکوٹکس ساؤتھ زون کے ساتھ مشترکہ انٹیلی جنس کی بنیاد پر کارروائی کرتے ہوئے

بقیہ 7 صفحہ 3 پر

6 ستمبر کی متحد قوم کے فولادی عزم کو کوئی شکست نہیں دے سکتا، حاجی نور محمد خان دمڑ

یوم دفاع پاکستان کے موقع پر صوبائی وزیر خوراک کا پیغام، شہدا کو خراج عقیدت اور بلوچستان میں امن کے عزم کا اظہار

کوئٹہ (بی پی آئی) صوبائی وزیر خوراک بلوچستان و رہنما پاکستان مسلم لیگ (ن) حاجی نور محمد خان دمڑ نے یوم دفاع پاکستان کے موقع پر اپنے پیغام میں کہا ہے کہ 6 ستمبر 1965 ہماری قومی تاریخ کا وہ سنہری باب ہے جس نے پوری دنیا کو یہ ثابت کر دیا کہ جب پاکستانی قوم متحد ہو کر وطن کے دفاع کے لیے کھڑی ہو جائے تو کوئی دشمن اس

بقیہ 8 صفحہ 3 پر

کوئٹہ میں جرائم کی لہر بے قابو، دن دہاڑے ڈکیتیوں اور موٹر سائیکل چوری نے شہریوں کو خوفزدہ کردیا

متعدد تھانوں کی حدود میں گن پوائنٹ پر لوٹ مار، گھروں میں داخل ہو کر لاکھوں روپے اور سونا لوٹنے کے واقعات

کوئٹہ (بی پی آئی) صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں امن و امان کی صورتحال ایک بار پھر انتہائی تشویشناک ہوگئی ہے، جہاں شہر کے مختلف تھانوں کی حدود میں ڈکیتی، راہزنی، موٹر سائیکل چوری اور شہریوں سے نقدی و قیمتی اشیا چھیننے کی وارداتوں میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔ شہریوں کے مطابق جرائم پیشہ عناصر سرعام اسلحہ کے زور پر شہریوں کو لوٹ رہے ہیں، جبکہ بعض وارداتوں میں مبینہ طور پر سرکاری اداروں کا نام استعمال کرکے گھروں میں داخل ہونے کے واقعات بھی سامنے آئے ہیں۔ تھانہ خالق شہید کی حدود نلک بادینی روڈ پر

بقیہ 9 صفحہ 3 پر

انقرہ میں پاکستانی سفارتخانے میں یوم دفاع پاکستان کی تقریب کا انعقاد کیا گیا

انقرہ (بی پی آئی) انقرہ میں پاکستانی سفارتخانے نے یوم دفاع اور شہدا کی یاد میں ایک استقبالیہ کا اہتمام کیا جس کے مہمان خصوصی ترکیہ کے وزیر قومی دفاع یاسر گولر تھے۔ استقبالیہ میں

بقیہ 10 صفحہ 3 پر

بلوچستان کے علاقے دکی میں مسلح حملہ، تین چوکیدار جاں بحق، 2 لاپتہ

سردار اکبر خان ناصر کی زمینداری پر تعینات چوکیداروں کو نشانہ بنایا گیا لاپتہ افراد کی تلاش جاری

دکی (بی پی آئی) دکی کے علاقے جھالار میں مسلح افراد نے سردار اکبر خان ناصر کی زمینداری پر تعینات چوکیداروں پر حملہ کردیا، جس کے نتیجے میں تین چوکیدار جاں بحق ہوگئے جبکہ دو تاحال لاپتہ ہیں۔ ایس پی دکی منصور احمد بزدار کے مطابق جاں بحق ہونے والوں میں غنو ولد خدائیداد، آغا جان اور عزت خان شامل ہیں، جن کا تعلق افغانستان

بقیہ 11 صفحہ 3 پر

کوئٹہ، پارلیمانی سیکرٹری بین المذاہب ہم آہنگی بخیے کمار ہیجوانی اور ایم پی اے اشوک کمار اسمبلی اجلاس کے دوران بات چیت کر رہے ہیں

بلاول بھٹو کی زرداری سے ملاقات، صوبوں کے معاملے پر ڈٹے رہنے کا فیصلہ

لندن میں بلاول بھٹو زرداری نے صدر مملکت آصف علی زرداری سے 5 گھنٹے کی طویل ملاقات کی جس میں صوبوں کے معاملے پر پڑ ڈٹے رہنے کا فیصلہ کیا گیا ہے

ذرائع نے دعویٰ کیا کہ صدر مملکت آصف علی زرداری اور بلاول زرداری کی ملاقات میں صوبوں کے معاملے پر ڈٹے رہنے کا فیصلہ کیا گیا

لندن) اے این این (لندن میں بلاول بھٹو زرداری نے صدر مملکت آصف علی زرداری سے 5 گھنٹے کی طویل ملاقات کی جس میں صوبوں کے معاملے پر پڑ ڈٹے رہنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق ملاقات میں فریال تالپور کی تقرری زیر بحث آئی۔ آصف زرداری کی رہائش گاہ پر ہونے والی ملاقات میں بختاور بھٹو زرداری بھی شریک تھیں۔ ذرائع کے مطابق ملاقات پانچ گھنٹوں تک

بقیہ 13 صفحہ 3 پر

خضدار میں زلزلے کے جھٹکے، شہریوں میں خوف وہراس شدت 3.2 ریکارڈ

خضدار (بی پی آئی) بلوچستان کے ضلع خضدار میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے، جس کے باعث شہریوں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ زلزلہ پیما مرکز کے مطابق خضدار میں آنے والے زلزلے کی شدت ریکٹر اسکیل پر 3.2 ریکارڈ کی گئی، جبکہ زلزلے کی گہرائی 10 کلومیٹر تھی۔ زلزلے کا مرکز خضدار سے 75 کلومیٹر شمال

بقیہ 12 صفحہ 3 پر

کوئٹہ: لوگ سڑک کنارے لگے اسٹال سے پرانا) استعمال شدہ (سامان خرید رہے ہیں

فیڈرل بورڈ آف ریونیو نے سیلز ٹیکس رولز 2006 میں مزید ترامیم کردیں

نئی ترمیم کے تحت غیر کلیئر یا غیر تصدیق شدہ رقم کو مزید چار مرحلہ جانچ سے گزارا جائے گا

اسلام آباد (بی پی آئی) فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) نے غیر کلیئر یا غیر تصدیق شدہ رقم کی مزید چار بار جانچ کا فیصلہ کیا ہے، جس کیلئے سیلز ٹیکس رولز 2006 میں مزید ترامیم کردی ہیں۔ فیڈرل بورڈ آف ریونیو کی جانب سے جاری نوٹیفکیشن کے مطابق سیلز ٹیکس ایکٹ 1990 کی دفعہ 50 کے تحت سیلز ٹیکس رولز میں ترامیم کی گئی

بقیہ 14 صفحہ 3 پر

اختیارات نچلی سطح تک منتقل نہیں کیے جاتے، عوامی مسائل کا پائیدار حل ممکن نہیں، احسن اقبال

پندرہ برسوں کے دوران پاکستان کے بیشتر سماجی اور انسانی وسائل کے اشاریے مسلسل تنزلی کا شکار ہیں

اسلام آباد (بی پی آئی) وفاقی وزیر منصوبہ بندی احسن اقبال نے کہا ہے کہ جب تک اختیارات نچلی سطح تک منتقل نہیں کیے جاتے، عوامی مسائل کا پائیدار حل ممکن نہیں، پندرہ برسوں کے دوران پاکستان کے بیشتر سماجی اور انسانی وسائل کے اشاریے مسلسل تنزلی کا شکار ہیں جن میں نمایاں بہتری کے بغیر ہماری ترقی کے اہداف

بقیہ 16 صفحہ 3 پر

پی آئی اے کی نجکاری کیخلاف کیس میں وفاق اور دیگر فریقین کو نوٹس جاری

ہائی کورٹ کی فریقین کو دو ہفتوں کے اندر رپورٹ اور پیرا وائز کمنٹس جمع کرانے کی ہدایت

اسلام آباد (بی پی آئی) اسلام آباد ہائی کورٹ نے پی آئی اے کی نجکاری کیخلاف کیس میں وفاق اور دیگر فریقین کو نوٹس جاری کر دیے۔ عدالت نے فریقین کو دو ہفتوں کے اندر رپورٹ اور پیرا وائز کمنٹس جمع کرانے کی ہدایت کرتے ہوئے تحریری دلائل ریکارڈ پر لانے سے متعلق متفرق درخواست بھی منظور کرلی۔ جسٹس

بقیہ 15 صفحہ 3 پر

سردار ایاز صادق کا یوم دفاع کے موقع پر 1965ء کی جنگ کے شہداء اور غازیوں کو خراج عقیدت

پاکستان، ترکی اور سعودی عرب کے درمیان مشترکہ جوائنٹ ڈیفنس ایگریمنٹ باہمی دفاعی تعاون، علاقائی سلامتی اور امن کے عزم کا مظہر ہے، پیغام

اسلام آباد (بی پی آئی) اسپیکر قومی اسمبلی سردار ایاز صادق نے 1965ء کی جنگ کے شہداء اور غازیوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ 1965ء کی جنگ میں پاک افواج کے بہادر جوانوں نے مادر وطن کے دفاع کے لیے لازوال قربانیاں پیش کیں اور بے مثال جرات، بہادری اور پیشہ ورانہ مہارت کا مظاہرہ کرتے

بقیہ 17 صفحہ 3 پر

آزاد کشمیر، فسادی جتھے کے شرپسندوں کی فائرنگ سے ایف سی جوان شہید، رینجرز اہلکار زخمی

سکیورٹی فورسز نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے ایک حملہ آور کو موقع پر ہی ہلاک کردیا

مظفر آباد (بی پی آئی) آزاد کشمیر میں فسادی جتھے کے مسلح شرپسندوں کی فائرنگ سے ایف سی جوان شہید اور رینجرز اہلکار زخمی ہوگیا۔ آزاد جموں وکشمیر پولیس کے مطابق چھترہ ٹوپی روڈ پر قائم کوہرہ پولیس چوکی (ضلع باغ) اور تراڑکھل ایکسز پر فسادی جتھے کے مسلح شرپسندوں نے اندھا دھند فائرنگ شروع کردی، بزدلانہ حملے میں ایف سی

بقیہ 18 صفحہ 3 پر

سید یوسف رضا گیلانی کا یوم دفاع و شہداء پر مسلح افواج کو خراج تحسین

شہداء کے مشن کو آگے بڑھانے کے لیے ہمیں اتحاد، جمہوریت اور ملکی ترقی کے لیے مل کر کام کرنا ہوگا

اسلام آباد (بی پی آئی) قائم مقام صدر پاکستان سید یوسف رضا گیلانی نے یوم دفاع و شہداء کے موقع پر پاکستان کی مسلح افواج کے افسران و جوانوں، بالخصوص شہداء اور غازیوں کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ 6 ستمبر پاکستان کی تاریخ کا ایک اہم اور فیصلہ کن باب ہے، جو قوم کے عزم، اتحاد اور ملکی دفاع کے لیے دی جانے والی لازوال قربانیوں کی یاد تازہ کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 1965ء کی جنگ کے دوران پاکستان کی مسلح افواج نے دشمن کے عزائم کے مقابلے میں غیر

بقیہ 20 صفحہ 3 پر

پی ٹی آئی کے احتجاجی پلان سے قبل قومی اسمبلی کا اجلاس بلانے کی تیاری شروع

حکومت کو 21 ستمبر کو قومی اسمبلی اجلاس طلب کرنے کی تجویز دے دی گئی

اسلام آباد (بی پی آئی) پی ٹی آئی کے احتجاجی پلان سے قبل قومی اسمبلی کا اجلاس بلانے کی تیاری شروع کردی گئی، حکومت کو 21 ستمبر کو قومی اسمبلی اجلاس طلب کرنے کی تجویز دے دی گئی۔ ذرائع کے مطابق حکومت کی رائے ہے کہ 27 ستمبر کو پی ٹی آئی کے ممکنہ احتجاج کے دوران پارلیمنٹ کا سیشن جاری رہنا چاہیے، احتجاج کے

بقیہ 19 صفحہ 3 پر

بجلی کی شدید لوڈشیڈنگ کے باوجود آئی پی پیز کو کپیسٹی پیمنٹس کی مد میں اربوں روپے کی ادائیگیاں

حکومت نے اپریل سے جون کے دوران 105 آئی پی پیز کو مجموعی طور پر 472 ارب روپے ادا کیے

اسلام آباد (بی پی آئی) ملک میں بجلی کی شدید لوڈشیڈنگ کے باوجود آئی پی پیز کو کپیسٹی پیمنٹس کی مد میں اربوں روپے کی ادائیگیاں جاری ہیں۔ دستاویز کے مطابق حکومت نے اپریل سے جون کے دوران 105 آئی پی پیز کو مجموعی طور پر

بقیہ 21 صفحہ 3 پر

بلوچستان ریفارمز کی ثریا جان، بلوشہ حنیف اور اکبر ساسولی، سرینا ہوٹل کے جی ایم قمر زمان کو کتب کا تحفہ پیش کر رہے ہیں

پی ٹی آئی نے ڈائریکشن بدل لی اب وہ اسٹیبلشمنٹ نہیں، پی پی پی، (ن) لیگ کیخلاف نکلے گی، محمد علی درانی

اسلام آباد (بی پی آئی) سینئر سیاستدان اور سابق وفاقی وزیر محمد علی درانی نے کہا ہے کہ پی ٹی آئی نے ڈائریکشن بدل لی ہے، وہ اب اسٹیبلشمنٹ کے خلاف نہیں نکلے گی، پی پی پی اور مسلم لیگ (ن) کی حکومت کے خلاف اور صوبوں کی حمایت

بقیہ 22 صفحہ 3 پر

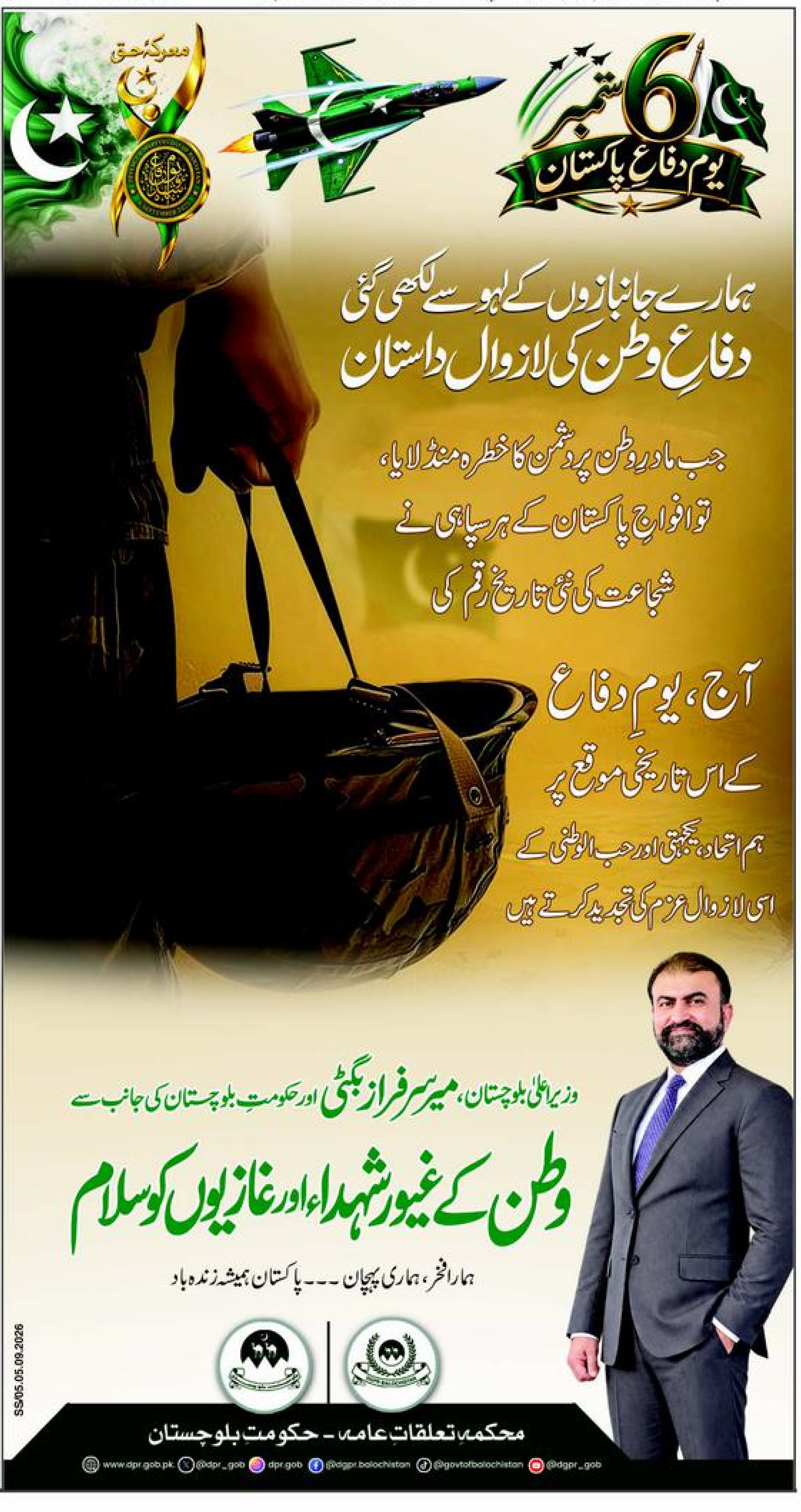

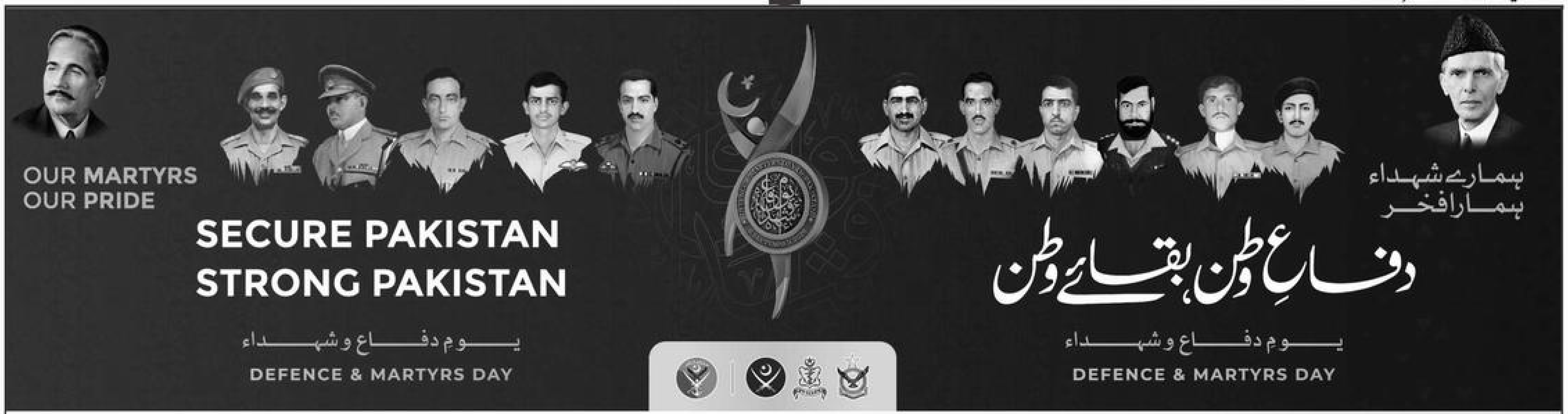

آصف علی زرداری

صدر
اسلامی جمہوریہ پاکستان

[illegible]

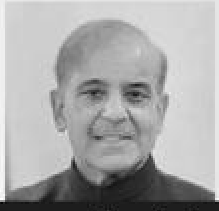

محمد شہباز شریف

وزیر اعظم
اسلامی جمہوریہ پاکستان

[illegible]

اسحاق ڈار

نائب وزیر اعظم و وزیر خارجہ
اسلامی جمہوریہ پاکستان

[illegible]

خواجہ محمد آصف

وزیر دفاع
اسلامی جمہوریہ پاکستان

[illegible]

فیلڈ مارشل سیّد عاصم منیر

نشان امتیاز (ملٹری) ہلال جرات
چیف آف آرمی سٹاف، چیف آف ڈیفنس فورسز

[illegible]

ایئر چیف مارشل ظہیر احمد بابر سدھو

نشان امتیاز (ملٹری) ہلال جرات
چیف آف ایئر سٹاف

[illegible]

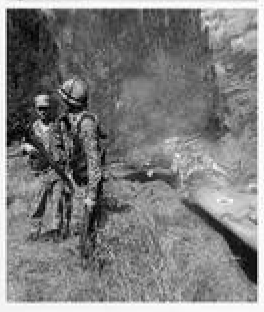

ایڈمرل نوید اشرف

نشان امتیاز (ملٹری)، تمغہ بسالت
چیف آف نیول سٹاف

[illegible]

جنرل سیّد عامر رضا

نشان امتیاز (ملٹری) ستارہ بسالت
کمانڈر نیشنل اسٹریٹیجک کمانڈ

[illegible]

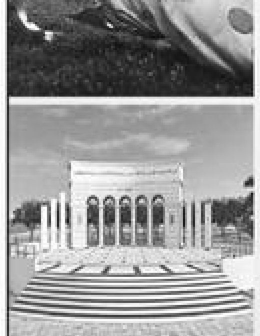

دفاعِ پاکستان کی کہانی تاریخی حقائق کی زبانی

ستمبر 1965 چونڈہ بارڈر

دوسری جنگ عظیم کے بعد ٹینکوں کا سب سے بڑا معرکہ پاک آرمی کے فرسٹ آرمڈ ڈویژن اور جوانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر دشمن کے ٹینکوں کو تباہ کیا۔

ستمبر 1965 بی آر بی نہر

میجر عزیز بھٹی شہید نے چند جوانوں کے ساتھ مسلسل پانچ دن تک دشمن کی پوری بریگیڈ کو پیش قدمی سے روکے رکھا اور جام شہادت نوش کیا۔

ستمبر 1965 کھیم کرن

پاک فوج دشمن کے علاقے میں داخل ہوئی، اہم شہر کھیم کرن پر قبضہ کیا اور وہاں سبز ہلالی پرچم لہرایا۔

دسمبر 1971

اہم ترین اسٹریٹجک مقام پر میجر شبیر شریف شہید نے دشمن کو پسپائی پر مجبور کیا اور دستی بم سے دشمن کا ٹینک تباہ جبکہ ایک اعلیٰ فوجی افسر کو واصل جہنم کیا۔

سیاچن 20000 فٹ کی بلندی

منفی 50 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت، آکسیجن کی کمی اور برف پوش گلیشیئرز کے باوجود پاک فوج کے جوانوں نے ارضِ پاک کا دفاع یقینی بنایا۔

ستمبر 1965 آپریشن دوارکا

پاک بحریہ کے جوانوں نے صرف 22 منٹ میں 50 سے زائد شیلز داغ کر دوارکا میں دشمن کے اہم فضائی ریڈار اسٹیشن اور تنصیبات کو تباہ کر دیا۔

دسمبر 1971

دوسری جنگ عظیم کے بعد بحری تاریخ کا سب سے بڑا واقعہ پاک بحریہ کی پی این ایس ہنگور آبدوز نے دشمن کے INS Khukri کو غرق کیا جبکہ INS Kirpan کو شدید نقصان پہنچا کر پسپائی پر مجبور کر دیا۔

ستمبر 1965

53 سیکنڈز میں دشمن کے 5 جنگی طیاروں کو تباہ کرنے کا ناقابل شکست عالمی ریکارڈ۔ مجموعی طور پر 7 طیارے مکمل تباہ کیے جبکہ 2 جنگی طیاروں کو شدید نقصان پہنچایا۔

مئی 1999 کارگل

دشمن کے 2 جنگی طیارے تباہ کیے گئے۔ اسی معرکے میں دشمن کا Mi-17 جنگی ہیلی کاپٹر بھی تباہ کیا گیا۔

فروری 2019

دشمن کے MiG-21 Bison سمیت دو جنگی طیارے تباہ کیے گئے اور پائلٹ ونگ کمانڈر ابھینندن کو زندہ گرفتار کیا گیا۔

مئی 2025 معرکہ حق

دشمن کے 6 جدید جنگی طیارے، بشمول رافیل، تباہ کیے گئے۔

6 ستمبر وطنِ عزیز کے دفاع اور خودمختاری کے تحفظ کے لیے مسلح افواج کی بے مثال بہادری، عظیم قربانیوں اور لازوال ثابت قدمی کو یاد رکھنے کا دن۔

ارضِ پاک کا دفاع کرنے والے
ہر شہید، ہر غازی، ہر محافظ کو سلام

ABC CERTIFIED
باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت وزارت اطلاعات ونشریات حکومت پاکستان
Daily AAINA Quetta
روزنامہ آئینہ کوئٹہ
قیمت 5 روپے
بانی: منصور الہدیٰ عباسی
ریذیڈنٹ ایڈیٹر: نعیم ابن طالخیل
چیف ایڈیٹر عامر امیر اعوان
ایڈیٹر فیصل کریم
03332831889 ❋ Daily.aaina94@gmail.com

چیف ایڈیٹر و پبلشر عامر امیر اعوان نے روزنامہ آئینہ کوئٹہ سہارا پرنٹرز پرائیویٹ لمیٹڈ سے چھپوا کر دفتر 28/13-9 پاکستان لاء کوارٹرز روڈ کوئٹہ سے شائع کیا

غذائی قلت کے اثرات

سلیم احمد گروال

پاکستان میں غذائی قلت کا مسئلہ محض خوراک کی کمی یا چند اعداد و شمار کا معاملہ نہیں بلکہ یہ ملک کے مستقبل، انسانی وسائل اور معاشی استحکام سے براہ راست جڑا ہوا ایک سنگین قومی بحران ہے۔ پانچ سال سے کم عمر بچوں میں چالیس فیصد سے زائد کا نشوونما کی کمی کا شکار ہونا اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ ہماری معاشی ترجیحات اور سماجی پالیسیوں میں ابھی بھی بنیادی انسانی ضروریات کو وہ مقام حاصل نہیں جو ایک فلاحی ریاست میں ہونا چاہیے۔ اقوام متحدہ اور عالمی ادارہ؟ صحت سے منسوب اعداد و شمار کے مطابق ملک میں تقریباً ایک کروڑ بچے سٹنٹنگ یعنی عمر کے لحاظ سے قد اور جسمانی نشوونما میں کمی کا شکار ہیں۔ اس صورتحال کا سب سے تشویشناک پہلو یہ ہے کہ غذائی قلت کے اثرات صرف موجودہ نسل تک محدود نہیں رہتے بلکہ کئی دہائیوں تک معاشرے اور معیشت کو متاثر کرتے ہیں۔

وفاقی وزیر اطلاعات کی جانب سے غذائی قلت کے باعث ملک کو سالانہ سترہ ارب ڈالر تک کے معاشی نقصان کی نشاندہی اس مسئلے کی سنگینی کو واضح کرتی ہے۔ یہ رقم محض ایک مالی تخمینہ نہیں بلکہ اس نقصان کی عکاسی کرتی ہے جو کمزور انسانی صحت، کم تعلیمی استعداد، بیماریوں میں اضافے، کم پیداواری صلاحیت اور محدود روزگار کے مواقع کی صورت میں قومی معیشت کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ جب ایک بچہ مناسب خوراک سے محروم رہتا ہے تو دراصل اس کی جسمانی قوت، ذہنی صلاحیت اور مستقبل کی معاشی استعداد متاثر ہوتی ہے۔ یہی بچے جب بڑے ہو کر عملی زندگی میں داخل ہوتے ہیں تو ان کی صحت، تعلیم اور کام کرنے کی صلاحیت دوسروں کے مقابلے میں کم رہ سکتی ہے، جس کا براہ راست اثر مجموعی قومی پیداوار اور آمدنی پر پڑتا ہے۔

غذائی قلت کی سب سے بڑی قیمت وہ خاندان ادا کرتے ہیں جو پہلے ہی غربت، بے روزگاری اور مہنگائی کے شکنجے میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ایک متوسط یا کم آمدنی والے گھرانے کے لیے جب آٹا، چاول، دال، دودھ، گوشت، انڈے، پھل اور سبزیاں مسلسل مہنگی ہوتی جائیں تو متوازن خوراک سب سے پہلے اس کے بجٹ سے خارج ہوتی ہے۔ خاندان اپنی محدود آمدنی میں بنیادی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے اور بالآخر خوراک کے معیار پر سمجھوتہ کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ یہی سمجھوتہ وقت کے ساتھ بچوں کی صحت اور نشوونما کے لیے خطرناک ثابت ہوتا ہے۔

** تجزیہ بی این پی ** کے مطابق غذائی قلت کے بحران کو صرف راشن تقسیم کرنے یا ہنگامی امداد سے حل نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے لیے ایک ایسی جامع معاشی پالیسی ضروری ہے جو غریب اور متوسط طبقے کی حقیقی آمدنی میں اضافہ کرے، روزگار کے مواقع پیدا کرے اور خوراک کو عام شہری کی دسترس میں رکھے۔ حکومت اگر صرف غذائی قلت کے نتائج پر توجہ دے گی اور اس کی بنیادی وجوہات کو نظرانداز کرے گی تو مستقل بہتری ممکن نہیں ہوگی۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ خوراک، صحت، تعلیم، روزگار اور سماجی تحفظ کو ایک

کولڈ چین، ذخیرہ کاری

محمد خان دوارڑ

پاکستان کی معیشت کو پائیدار بنیادوں پر استوار کرنے کے لیے تجارت، برآمدات، سرمایہ کاری اور پیداواری سرگرمیوں کا فروغ بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ کسی بھی ملک کی معاشی طاقت کا اندازہ صرف اس کے داخلی معاشی حجم سے نہیں بلکہ عالمی منڈی میں اس کی مصنوعات کی رسائی، برآمدی استعداد، تجارتی مسابقت اور بیرونی دنیا کے ساتھ معاشی روابط سے بھی لگایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وزیراعظم محمد شہباز شریف کی جانب سے ٹریڈ فسیلیٹیشن بورڈ کے قیام کی منظوری کو ملکی تجارت کے فروغ اور معیشت کے استحکام کی سمت ایک اہم اور خوش آئند قدم قرار دیا جا سکتا ہے۔

تجارت کو آسان، تیز رفتار، شفاف اور کم لاگت بنانا موجودہ عالمی معاشی ماحول میں محض ایک انتظامی ضرورت نہیں بلکہ قومی اقتصادی ترجیح بن چکا ہے۔ پاکستان جیسے ملک کے لیے، جہاں برآمدات میں اضافے اور درآمدی عمل میں بہتری دونوں ہی معاشی استحکام سے براہ راست جڑے ہوئے ہیں، تجارتی رکاوٹوں کا خاتمہ غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ وزیراعظم کی زیر صدارت تجارت میں سہولیات کی فراہمی سے متعلق اجلاس میں ٹریڈ فسیلیٹیشن بورڈ کے قیام کا فیصلہ اسی ضرورت کا اظہار ہے۔

نئے بورڈ کا بنیادی مقصد تجارت سے وابستہ مختلف مراحل کو آسان بنانا اور ان رکاوٹوں کو دور کرنا ہے جو کاروباری سرگرمیوں کی رفتار کم کرتی ہیں۔ بالخصوص سرحد پار تجارت میں نان ٹیرف رکاوٹیں، پیچیدہ انتظامی طریقہ کار، دستاویزی تقاضے، مختلف اداروں کے درمیان رابطے کا فقدان اور بندرگاہوں پر غیر ضروری تاخیر ایسے عوامل ہیں جو پاکستانی تاجروں کے لیے مشکلات پیدا کرتے ہیں۔ اگر ان مسائل کو ایک مربوط ادارہ جاتی نظام کے ذریعے حل کیا جائے تو نہ صرف تجارت کے حجم میں اضافہ ممکن ہے بلکہ کاروباری طبقے کا اعتماد بھی بحال ہوگا۔

اس فیصلے کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ وزیراعظم خود ٹریڈ فسیلیٹیشن بورڈ کی سربراہی کریں گے۔ اس سے حکومت کی اس معاملے میں سنجیدگی اور ترجیح کا اندازہ ہوتا ہے۔ ماضی میں پاکستان میں متعدد ایسے ادارے اور کمیٹیاں قائم کی گئیں جن کے مقاصد بظاہر بہت اچھے تھے، مگر عملی سطح پر مطلوبہ نتائج اس لیے حاصل نہ ہو سکے کہ ان کے فیصلوں پر بروقت عمل درآمد نہیں ہوا۔ اس لیے نئے بورڈ کی کامیابی کا اصل پیمانہ اس کا قیام نہیں بلکہ اس کے فیصلوں کا عملی نفاذ ہوگا۔

پاکستانی تاجر اور صنعت کار طویل عرصے سے اس امر کی نشاندہی کرتے آئے ہیں کہ کاروباری عمل میں غیر ضروری پیچیدگیاں مسابقت کی صلاحیت کو متاثر کرتی ہیں۔ عالمی تجارت میں کامیابی کے لیے صرف معیاری مصنوعات تیار کرنا کافی نہیں بلکہ انہیں کم سے کم وقت اور مناسب لاگت کے ساتھ عالمی منڈی تک پہنچانا بھی ضروری ہے۔ اگر ایک پاکستانی برآمد کنندہ کو اپنی مصنوعات بندرگاہ تک پہنچانے، کلیئرنس حاصل کرنے یا مختلف سرکاری اداروں سے اجازت نامے لینے میں غیر معمولی وقت صرف کرنا پڑے تو عالمی منڈی میں اس کی مسابقت کم ہو جاتی ہے۔

ٹریڈ فسیلیٹیشن بورڈ اگر ان رکاوٹوں کو مؤثر انداز میں ختم کرتا ہے تو اس کے اثرات صرف بڑے صنعتی اداروں تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ یہی وہ طبقہ ہے جو روزگار پیدا کرنے، مقامی پیداوار بڑھانے اور معیشت کو نچلی سطح پر متحرک رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ کاروباری سرگرمیوں میں آسانی پیدا ہونے سے نئے سرمایہ کاروں کی حوصلہ افزائی ہوگی اور موجودہ کاروباری اداروں کو اپنی استعداد بڑھانے کے مواقع میسر آئیں گے۔

پاکستان کے لیے زرعی شعبہ اس حوالے سے خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ ملک کی بڑی آبادی براہ راست یا بالواسطہ زراعت سے وابستہ ہے، لیکن زرعی مصنوعات کی عالمی منڈی تک رسائی ابھی بھی اپنی حقیقی استعداد سے کم ہے۔ اگر تجارتی نظام بہتر ہو، برآمدی معیار پر توجہ دی جائے، کولڈ چین، ذخیرہ کاری، پیکیجنگ اور ترسیل کے مسائل حل کیے جائیں اور سرحدی و بندرگاہی سہولیات میں بہتری لائی جائے تو پھل، سبزیاں، چاول، گوشت، زرعی مصنوعات اور دیگر اشیا کی برآمد میں نمایاں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

اس طرح تجارت میں سہولت کاری بالآخر کسان کی آمدن سے بھی جڑ جاتی ہے۔ عالمی منڈی میں پاکستانی زرعی مصنوعات کی مانگ بڑھے گی تو مقامی پیداوار میں اضافہ ہوگا، کسان کو بہتر قیمت ملے گی، دیہی معیشت مضبوط ہوگی اور روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ ** تجزیہ بی این پی کے مطابق ** ٹریڈ فسیلیٹیشن بورڈ کو اگر صرف سرکاری دفتری نظام کی اصلاح تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ اسے زرعی اور صنعتی برآمدات کے فروغ کے وسیع تر منصوبے سے منسلک کیا جائے تو اس کے معاشی فوائد کہیں زیادہ وسیع ہو سکتے ہیں۔

تجارت میں آسانی کا تصور بندرگاہوں کی کارکردگی بہتر بنائے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔ پاکستان جغرافیائی اعتبار سے ایک اہم خطے میں واقع ہے اور اس کے پاس سمندری تجارت کے لیے اہم بندرگاہیں موجود ہیں۔ عالمی سطح پر تجارتی مسابقت کے لیے بندرگاہوں کو جدید ٹیکنالوجی، تیز رفتار کلیئرنس، مؤثر انتظامی نظام اور بہتر رابطہ کاری سے آراستہ کرنا ناگزیر ہے۔

وزیراعظم کی جانب سے بندرگاہوں کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر کام کرنے کی ہدایت اس اعتبار سے اہم ہے کہ بندرگاہیں صرف درآمد و برآمد کے مراکز نہیں بلکہ قومی معیشت کی شہ رگ ہوتی ہیں۔ ایک کنٹینر اگر بندرگاہ پر غیر ضروری طور پر کئی دن رکا رہے تو اس کا اثر صرف درآمد کنندہ یا برآمد کنندہ تک محدود نہیں رہتا بلکہ پوری سپلائی چین متاثر ہوتی ہے۔ اضافی لاگت بالآخر صارف، صنعت اور قومی معیشت سب کو برداشت کرنا پڑتی ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ بندرگاہوں پر جدید ڈیجیٹل نظام متعارف کرائے جائیں، مختلف اداروں کے درمیان معلومات کا تبادلہ خودکار بنایا جائے اور جہاں ممکن ہو انسانی مداخلت کم سے کم کی جائے۔ شفافیت اور رفتار میں اضافہ کر کے نہ صرف وقت کی بچت کی جا سکتی ہے بلکہ بدعنوانی اور غیر ضروری انتظامی رکاوٹوں کے امکانات بھی کم کیے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح کسٹمز، بندرگاہوں، بینکنگ اور دیگر متعلقہ اداروں کے نظام کو ایک دوسرے سے مربوط کرنے سے تجارتی عمل میں نمایاں بہتری لائی جا سکتی ہے۔

پاکستان کی معیشت کو مستحکم بنانے کے لیے برآمدات میں مسلسل اور پائیدار اضافہ ناگزیر ہے۔ قرضوں، بیرونی امداد یا عارضی مالی سہارا کسی حد تک معاشی دباؤ کم کر سکتا ہے، لیکن مستقل معاشی استحکام اسی وقت حاصل ہوگا جب ملک اپنی پیداواری صلاحیت میں اضافہ کرے اور عالمی منڈی میں زیادہ سے زیادہ مصنوعات فروخت کرے۔ برآمدات میں اضافہ زرمبادلہ کے ذخائر بہتر بنانے، درآمدی ضروریات پوری کرنے اور روپے پر دباؤ کم کرنے میں بھی مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ اس مقصد کے لیے ٹریڈ فسیلیٹیشن بورڈ کو ایک وسیع تر قومی تجارتی حکمت عملی کا مرکز بنایا جا سکتا ہے۔ بورڈ کے دائرہ کار میں جامع روڈ میپ کی تیاری، ٹریڈ فسیلیٹیشن انڈیکس کا نفاذ اور کارکردگی کی مسلسل نگرانی شامل ہونا اس بات کی علامت ہے کہ حکومت تجارت کو محض روایتی انتظامی عمل کے بجائے کارکردگی کے قابل پیمانہ نظام میں تبدیل کرنا چاہتی ہے۔ تاہم اس مقصد کے لیے واضح اہداف مقرر کرنا ہوں گے۔

تاریخی شناخت اور جغرافیائی حدود

دانش کلیم

سندھ اسمبلی کی جانب سے صوبے کی کسی بھی قسم کی تقسیم کے خلاف قرارداد کی دو تہائی اکثریت سے منظوری نے ملک میں نئے صوبوں، انتظامی یونٹوں اور اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی کے حوالے سے جاری بحث کو ایک مرتبہ پھر مرکزِ توجہ بنا دیا ہے۔ قرارداد کی منظوری کے موقع پر ایم کیو ایم، پی ٹی آئی اور جماعت اسلامی سمیت اپوزیشن جماعتوں کے ارکان کا واک آؤٹ اس بات کا اظہار ہے کہ اس معاملے پر سیاسی جماعتوں کے درمیان بنیادی اختلاف موجود ہے۔ ایک جانب سندھ کی وحدت، تاریخی شناخت اور جغرافیائی حدود کو ناقابلِ تقسیم قرار دیا جا رہا ہے تو دوسری جانب اختیارات کی تقسیم، انتظامی سہولت اور عوام کو بہتر حکمرانی فراہم کرنے کے لیے نئے انتظامی یونٹوں کی ضرورت پر زور دیا جا رہا ہے۔

سندھ اسمبلی میں پیپلز پارٹی کے رکن نثار احمد کھوڑو کی تحریک التوا پر کئی روز تک جاری رہنے والی بحث کے بعد جب قرارداد پیش کی گئی تو وزیر اعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ کی تقریر کے دوران اپوزیشن ارکان ایوان سے واک آؤٹ کر گئے۔ اس کے بعد حکومتی ارکان نے قرارداد کی حمایت میں ووٹ دیا اور سرکاری بنچوں پر موجود 105 ارکان نے سندھ کی تقسیم کے خلاف قرارداد منظور کر لی۔ قرارداد میں سندھ کو تاریخی دھرتی اور ناقابلِ تقسیم قرار دیتے ہوئے کہا گیا کہ سندھ اسمبلی نے قیام پاکستان کی قرارداد منظور کی تھی اور سندھ کی موجودہ حدود میں کسی قسم کی تبدیلی قبول نہیں کی جائے گی۔ قرارداد کے بعد پیپلز پارٹی کے ارکان نے ''سندھ دھرتی ماں'' کے بینرز اٹھائے اور سندھ کی وحدت کے حق میں نعرے لگائے۔ دوسری طرف اپوزیشن کا مؤقف اس بحث کا ایک مختلف پہلو سامنے لاتا ہے۔ ایم کیو ایم کے رکن اور قائد حزب اختلاف علی خورشیدی نے قرارداد کو محض سیاسی اقدام قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کی جماعت سندھ کی تقسیم نہیں بلکہ اختیارات کی تقسیم چاہتی ہے۔ ان کے مطابق صوبے کے موجودہ ڈویژنوں کو بااختیار انتظامی یونٹ بنایا جا سکتا ہے تاکہ عوام کو ان کی دہلیز پر بہتر سہولتیں میسر آ سکیں۔ ان کا یہ مؤقف بھی قابلِ غور ہے کہ اگر اختیارات اور وسائل صوبائی دارالحکومت تک محدود رہیں تو صوبائی خودمختاری کا فائدہ عام شہری تک نہیں پہنچ سکتا۔ یہاں اصل مسئلہ سیاسی نعروں سے آگے بڑھ کر انتظامی ضرورت کا ہے۔

پاکستان جیسے وسیع رقبے اور بڑی آبادی والے ملک میں حکمرانی کے نظام کو عوام کے قریب رکھنا ایک بنیادی ضرورت ہے۔ آبادی میں مسلسل اضافہ، بڑے شہروں کا پھیلاؤ، شہری مسائل کی پیچیدگی اور دور دراز علاقوں میں سرکاری اداروں تک محدود رسائی ایسے عوامل ہیں جنہیں نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کسی بڑے صوبے کے اندر انتظامی معاملات اتنے پیچیدہ ہو جائیں کہ عام شہری کو بنیادی سہولت کے لیے بھی طویل فاصلے طے کرنا پڑیں تو لازمی طور پر انتظامی اصلاحات کی ضرورت محسوس ہوگی۔ آئین پاکستان نے نئے صوبے کے قیام کے لیے ایک واضح راستہ متعین کر رکھا ہے۔ متعلقہ صوبائی اسمبلی میں دو تہائی اکثریت سے قرارداد کی منظوری، اس کے بعد قومی اسمبلی اور سینیٹ میں آئینی تقاضوں کے مطابق منظوری اور دیگر قانونی مراحل کی تکمیل کے بعد ہی صوبائی حدود میں تبدیلی ممکن ہے۔ اس لیے نئے صوبے کے قیام کے لیے آئینی راستہ موجود ہے اور کسی غیر آئینی اقدام کی ضرورت نہیں۔ سیاسی جماعتوں کے لیے بھی یہی مناسب راستہ ہے کہ وہ عوام کے سامنے اپنا مؤقف رکھیں، انتخابی مینڈیٹ حاصل کریں اور پارلیمانی طریقہ کار کے ذریعے اپنی تجویز کو آگے بڑھائیں۔ پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری اور وفاقی وزیر قانون و پارلیمانی امور اعظم نذیر تارڑ کی جانب سے بھی مختلف مواقع پر یہ مؤقف سامنے آ چکا ہے کہ اگر آئین کے تقاضوں کے مطابق نیا صوبہ بنتا ہے۔۔

سیاسی حقوق کے اظہار کا حق

تجزیہ۔ راجا محمد الیاس کیانی

پاکستان میں نئے صوبوں کے قیام کی بحث کوئی نئی بات نہیں۔ آبادی میں مسلسل اضافہ، بڑے صوبوں کا انتظامی پھیلاؤ، شہری و دیہی علاقوں کے درمیان بڑھتے ہوئے مسائل، وسائل کی منصفانہ تقسیم اور عوام کو ریاستی سہولتوں کی فراہمی میں مشکلات ایسے عوامل ہیں جن کی بنیاد پر مختلف اوقات میں نئے صوبوں یا انتظامی یونٹوں کے قیام کی تجاویز سامنے آتی رہی ہیں۔ تاہم یہ معاملہ محض انتظامی ضرورت تک محدود نہیں بلکہ اس کے ساتھ تاریخ، سیاست، جغرافیہ، آئین، عوامی جذبات اور وفاقی اکائیوں کی شناخت بھی جڑی ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نئے صوبوں کا سوال جذباتی نعروں یا سیاسی مفادات کے بجائے قومی اتفاق رائے، آئینی تقاضوں اور عوامی رضامندی کی بنیاد پر زیر بحث آنا چاہیے۔

سندھ اسمبلی کی جانب سے نئے انتظامی یونٹوں کے قیام کے خلاف قرارداد کی منظوری نے اس بحث کو ایک مرتبہ پھر قومی سطح پر نمایاں کر دیا ہے۔ قرارداد میں سندھ کی وحدت، علاقائی سالمیت اور تاریخی شناخت کے تحفظ پر زور دیا گیا اور کسی ضلع، ڈویژن یا علاقے کو صوبے سے الگ کرنے کی مخالفت کی گئی۔ وزیر اعلیٰ سندھ نے بھی واضح کیا کہ صوبے کے مستقبل کا فیصلہ کسی دوسرے فورم پر نہیں کیا جا سکتا، جبکہ اپوزیشن کی جانب سے قرارداد کو سیاسی مشق قرار دیتے ہوئے مؤقف اختیار کیا گیا کہ انتظامی اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی اور صوبے کی تقسیم دو مختلف معاملات ہیں۔ یوں ایک ہی مسئلے پر سیاسی جماعتوں کے درمیان بنیادی اختلاف سامنے آ گیا ہے۔

تجزیہ بی این پی کے نزدیک اس صورت حال کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ نئے صوبوں کا قیام کسی ایک سیاسی جماعت، صوبائی حکومت یا مرکزی ادارے کی خواہش کا نتیجہ نہیں ہونا چاہیے۔ پاکستان ایک وفاقی ریاست ہے اور اس وفاق کی مضبوطی چاروں صوبوں کی باہمی رضامندی، آئینی حقوق کے احترام اور عوام کے اعتماد سے وابستہ ہے۔ اگر کسی صوبے کے عوام یہ محسوس کریں کہ ان کی تاریخی شناخت، جغرافیائی وحدت یا سیاسی اختیار کو نظرانداز کر کے ان کے انتظامی ڈھانچے میں تبدیلی کی جا رہی ہے تو اس سے مسائل حل ہونے کے بجائے مزید پیچیدہ ہو سکتے ہیں۔

یہ حقیقت اپنی جگہ اہم ہے کہ بڑے صوبوں کے انتظامی مسائل حقیقی ہیں۔ آبادی میں غیر معمولی اضافہ، وسیع رقبہ، شہری مراکز پر بڑھتا ہوا دباؤ، صحت، تعلیم، روزگار، پولیس، بلدیاتی نظام اور بنیادی سہولتوں کی عدم مساوات ایسے چیلنجز ہیں جنہیں نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ایک صوبائی دارالحکومت سے دور رہنے والے شہری کو سرکاری اداروں تک رسائی میں غیر معمولی مشکلات پیش آتی ہوں تو انتظامی اختیارات کی تقسیم اور مقامی سطح پر فیصلہ سازی کو مؤثر بنانا یقیناً ضروری ہے۔ مگر اس کا لازمی مطلب یہ نہیں کہ ہر انتظامی مشکل کا واحد حل نیا صوبہ بنانا ہی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اچھی حکمرانی کے لیے صوبوں کی تعداد سے زیادہ اہم اختیارات کی مؤثر تقسیم، اداروں کی جواب دہی، مضبوط بلدیاتی نظام، شفاف مالیاتی انتظام اور مقامی حکومتوں کو حقیقی اختیار دینا ہے۔ اگر ایک ہی صوبے میں مزید اضلاع اور ڈویژن قائم کر کے انتظامی رسائی بہتر بنائی جا سکتی ہے، بلدیاتی اداروں کو بااختیار بنایا جا سکتا ہے اور وسائل کی منصفانہ تقسیم یقینی بنائی جا سکتی ہے تو یہ راستہ بھی سنجیدگی سے اختیار کیا جانا چاہیے۔ ہر انتظامی مسئلے کو صوبائی تقسیم کے ساتھ جوڑنا مسئلے کی نوعیت کو غیر ضروری طور پر سیاسی بنا دیتا ہے۔

پاکستان کی سیاسی تاریخ ہمیں یہ سبق بھی دیتی ہے کہ انتظامی فیصلے اگر وسیع سیاسی اتفاق رائے کے بغیر کیے جائیں تو ان کے اثرات طویل عرصے تک محسوس ہوتے ہیں۔ صوبائی شناخت محض نقشے پر کھینچی گئی ایک لکیر نہیں ہوتی بلکہ اس کے پیچھے زبان، ثقافت، تاریخ، سماجی تعلقات، سیاسی شعور اور عوامی جذبات کا ایک طویل سفر ہوتا ہے۔ اس لیے کسی صوبے کی جغرافیائی حدود میں تبدیلی کے معاملے کو صرف آبادی کے اعداد و شمار یا انتظامی سہولت کے پیمانے سے نہیں پرکھا جا سکتا۔

یہاں یہ اصول بھی پیشِ نظر رہنا چاہیے کہ پاکستان کے کسی بھی صوبے کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے مستقبل سے متعلق معاملات میں اپنی آواز بلند کرے۔ اسی طرح کسی صوبے کے اندر رہنے والے مختلف علاقوں کے شہریوں کو بھی اپنے انتظامی، معاشی اور سیاسی حقوق کے اظہار کا حق حاصل ہے۔ دونوں اصولوں کے درمیان توازن قائم کرنا ہی جمہوری سیاست کا اصل امتحان ہے۔ نہ صوبائی وحدت کے نام پر عوامی مسائل کو نظرانداز کیا جا سکتا ہے اور نہ انتظامی محرومیوں کو بنیاد بنا کر کسی صوبے کی تاریخی شناخت کو یکسر نظرانداز کیا جا سکتا ہے۔

نئے صوبوں کی بحث میں ایک اور اہم سوال یہ ہے کہ کیا محض آبادی میں اضافہ صوبہ بنانے کے لیے کافی جواز ہے؟ اگر ایسا اصول تسلیم کر لیا جائے تو مستقبل میں ملک کے تقریباً ہر بڑے شہری یا انتظامی خطے کے لیے الگ صوبے کا مطالبہ سامنے آ سکتا ہے۔ اس کے نتیجے میں انتظامی سہولت کے بجائے سیاسی کشمکش میں اضافہ بھی ممکن ہے۔ اس لیے نئے صوبے بنانے کے لیے واضح، یکساں اور آئینی معیار طے ہونا چاہیے، جس میں آبادی کے ساتھ جغرافیہ، انتظامی ضرورت، معاشی استعداد، عوامی رضامندی، وسائل کی تقسیم اور قومی مفاد جیسے عوامل کو بھی شامل کیا جائے۔

یہ بھی ضروری ہے کہ نئے صوبوں کے قیام کی بحث کو سیاسی مفادات سے بالاتر رکھا جائے۔ اگر کسی سیاسی جماعت کو کسی مخصوص علاقے میں انتخابی فائدہ نظر آتا ہے تو وہ انتظامی تقسیم کی حمایت کر سکتی ہے، جبکہ دوسری جماعت اپنے سیاسی مفادات کے تحت اس کی مخالفت کر سکتی ہے۔ ایسی صورت میں عوامی مطالبہ اور قومی مفاد پس منظر میں چلے جاتے ہیں۔ اس لیے یہ فیصلہ انتخابی سیاست کا موضوع نہیں بلکہ ریاستی پالیسی کا معاملہ ہونا چاہیے۔

وفاقی حکومت اور مقتدر اداروں کی ذمہ داری یہاں مزید بڑھ جاتی ہے۔ انہیں چاہیے کہ وہ صوبوں کے معاملے پر کسی ایک فریق کے ساتھ کھڑے ہونے کے بجائے تمام سیاسی جماعتوں کو ایک میز پر لائیں۔ پارلیمنٹ میں ایک جامع اور سنجیدہ مکالمہ شروع کیا جائے جس میں حکومت، اپوزیشن، صوبائی حکومتوں، سیاسی جماعتوں، آئینی ماہرین، ماہرینِ انتظامیہ اور سول سوسائٹی کے نمائندوں کو شامل کیا جائے۔ اس مکالمے کا مقصد فوری طور پر نئے صوبے بنانا یا کسی تجویز کو مسترد کرنا نہیں بلکہ ایک ایسا قومی فریم ورک تیار کرنا ہونا چاہیے جس کے تحت مستقبل میں صوبوں یا انتظامی یونٹوں کے قیام کے فیصلے کیے جا سکیں۔

تجزیہ بی این پی یہ سمجھتا ہے کہ اس معاملے میں جلد بازی قومی مفاد میں نہیں۔ پاکستان پہلے ہی سیاسی تقسیم، معاشی مشکلات، امن و امان کے چیلنجز اور ادارہ جاتی کمزوریوں جیسے مسائل کا سامنا کر رہا ہے۔ ایسے ماحول میں صوبائی حدود کی تبدیلی کا معاملہ اگر سیاسی محاذ آرائی کا سبب بن گیا تو اس کے اثرات انتظامی مسئلے سے کہیں زیادہ وسیع ہو سکتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس بحث کو تصادم کے بجائے مشاورت کا ذریعہ بنایا جائے۔

اس ضمن میں بلدیاتی نظام کو مضبوط بنانا شاید فوری طور پر زیادہ مؤثر قدم ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر اختیارات واقعی نچلی سطح تک منتقل کیے جائیں، بلدیاتی اداروں کو مالی خودمختاری دی جائے، منتخب نمائندوں کو انتظامی اختیار حاصل ہو اور ترقیاتی منصوبہ بندی مقامی ضرورت کے مطابق کی جائے تو بڑے صوبوں کے اندر موجود بہت سے انتظامی مسائل کم کیے جا سکتے ہیں۔☆☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ 1

قائد اعظم محمد علی جناح کے مزار پر گارڈز کی تبدیلی کی پروقار تقریب منعقد ہوگی۔ چھ ستمبر کی مناسبت سے مختلف مقامات پر تقریبات کا بھی اہتمام کیا جائے گا جس میں پاک افواج کے وطن کے دفاع کے لئے کارناموں کو موضوع بنایا جائے گا۔

بقیہ 2

ہے جب کہ حکومت عوامی اعتماد مکمل طور پر کھو چکی ہے، 15 صوبے بنانے کا حکومتی فیصلہ غلط ہے قبل ازیں فاٹا انضمام کا فیصلہ بھی بدترین ثابت ہو چکا ہے۔ مولانا فضل الرحمان کا کہنا تھا کہ پیپلز پارٹی اور تحریک انصاف سے بات چیت کر رہے ہیں، اسمبلی میں مشترکہ لائحہ عمل بنائیں گے۔

بقیہ 3

ہماری مسلح افواج اور پاکستانی قوم نے جس اتحاد اور جذبہ ایمانی کا مظاہرہ کیا، وہ ہماری اجتماعی قوت کا مظہر ہے، آپریشن بنیان مرصوص کی شاندار کامیابی نے ہماری عسکری تاریخ میں ایک اور سنہری باب رقم کیا، پاکستان خطے میں امن وسلامتی کے استحکام کا ایک موثر و ذمہ دار ستون بن کے ابھرا ہے اور اپنی سرحدوں سے آگے بھی امن، استحکام اور اجتماعی سلامتی کیلئے موثر کردار ادا کر رہا ہے، مکہ مشترکہ دفاعی معاہدہ پاکستان کے اجتماعی سلامتی، علاقائی امن واستحکام اور قابل اعتماد شراکت دار کی حیثیت سے بڑھتے ہوئے کردار کا مظہر ہے، پاکستان کی خودمختاری، علاقائی سالمیت اور قومی سلامتی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جاسکتا، ہائبرڈ وار فیئر کے ذریعے پاکستان کو غیر مستحکم کرنے والی دشمن قوتوں کی مذموم سازشوں کو بھی پوری قوت اور عزم کے ساتھ ناکام بنایا جائے گا۔ ہفتہ کو صدر آصف علی زرداری نے یوم دفاع وشہداء کے موقع پر اپنے پیغام میں کہا کہ 6 ستمبر ہماری قومی تاریخ میں ایک یادگار مقام رکھتا ہے، یہ دن ہمیں ان عظیم قربانیوں کی یاد دلاتا ہے جو ہماری آزادی، خودمختاری اور قومی سلامتی کے تحفظ کے لیے دی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ یوم دفاع وشہدائے پاکستان ہمیں یہ موقع فراہم کرتا ہے کہ ہم قوم کے ان عظیم سپوتوں کی لازوال قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کریں، جنہوں نے 1965ء میں اپنے پیارے وطن کے دفاع میں بے مثال عزم، بہادری جرات اور فرض شناسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کے مذموم عزائم کو ہر محاذ پر ناکام بنا دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں پوری قوم کی جانب سے پاکستان کی مسلح افواج کے شہداء، غازیوں اور ان کے اہل خانہ کو سلام پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے شہداء نے اپنے خون اور قربانیوں سے قومی تاریخ میں شجاعت اور حب الوطنی کی ایسی لازوال داستانیں رقم کیں جو ہمیشہ آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ رہیں گی۔ انہوں نے کہا کہ 6 ستمبر 1965 کو ہماری مسلح افواج اور پاکستانی قوم نے جس اتحاد اور جذبہ ایمانی کا مظاہرہ کیا، وہ ہماری اجتماعی قوت کا مظہر ہے، یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ جب کوئی قوم اپنی آزادی، خودمختاری اور وطن کے دفاع کے لیے متحد ہو جائے تو دنیا کی کوئی طاقت اس کے عزم کو شکست نہیں دے سکتی۔ انہوں نے کہا کہ 6 ستمبر کا یہی جذبہ ایک بار پھر آپریشن بنیان المرصوص کی شاندار کامیابی میں بھی نمایاں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ معرکہ حق میں حاصل ہونے والی فتح 6 ستمبر کے جذبہ حب الوطنی اور جذبہ آزادی کا تسلسل ہے، معرکہ حق نے ہماری قومی تاریخ میں ایک اور سنہرا باب رقم کیا ہے، یہ غیر معمولی کامیابی ہماری مسلح افواج کی پیشہ ورانہ مہارت، عزم، حوصلے اور بہادری کا منہ بولتا ثبوت ہے، یہ کامیابی مسلح افواج اور عوام کے درمیان دیرینہ، مضبوط اور مثالی باہمی رشتے کی بھی عکاس ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک ذمہ دار ریاست کی حیثیت سے پاکستان خطے اور دنیا بھر میں امن، مکالمے اور باہمی احترام کے فروغ کے لیے پرعزم ہے، پاکستان خطے میں امن وسلامتی کے استحکام کا ایک موثر و ذمہ دار ستون بن کے ابھرا ہے اور اپنی سرحدوں سے آگے بھی امن، استحکام اور اجتماعی سلامتی کے لیے موثر کردار ادا کر رہا ہے۔ مکہ مشترکہ دفاعی معاہدہ پاکستان کے اجتماعی سلامتی، علاقائی امن واستحکام اور قابل اعتماد شراکت دار کی حیثیت سے بڑھتے ہوئے کردار کا مظہر ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی خودمختاری، علاقائی سالمیت اور قومی سلامتی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جاسکتا اس حوالے سے عالمی برادری کو یہ حقیقت [illegible]

بنیان مرصوص کی شاندار کامیابی نے ہماری عسکری تاریخ میں ایک اور سنہری باب رقم کیا، ہماری مسلح افواج نے ایک بار پھر ثابت کیا ہے کہ 6 ستمبر کا جذبہ اور ولولہ آج بھی پوری قوت کے ساتھ زندہ اور مضبوط ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو آج درپیش چیلنجز ہم سے مزید قومی اتحاد اور یکجہتی کا تقاضا کرتے ہیں۔ ہمارا روایتی دشمن، فتنہ الخوارج اور فتنہ الہندوستان کے ساتھ مل کر پاکستان کے خلاف اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لیے سرگرم ہے، تاہم ان دشمن قوتوں کو مسلسل اور فیصلہ کن شکستوں کا سامنا ہے، ہائبرڈ وار فیئر کے ذریعے پاکستان کو غیر مستحکم کرنے والی دشمن قوتوں کی مذموم سازشوں کو بھی پوری قوت اور عزم کے ساتھ ناکام بنایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ آج ہمارا سب سے بڑا چیلنج جہالت، غربت اور پسماندگی کا خاتمہ اور پاکستان کو قائد اعظم محمد علی جناح اور علامہ محمد اقبال کے وژن کے مطابق ڈھالنا ہے۔ ہماری حقیقی طاقت محض ہماری دفاعی صلاحیتوں میں نہیں بلکہ ایک متحد، پرامن، مستحکم اور معاشی طور پر مضبوط قوم میں بھی مضمر ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت، ملکی سلامتی، خودمختاری اور دفاع کو مزید مضبوط بنانے کے لیے پرعزم اقدامات جاری رکھے گی۔ معاشی ترقی، سیاسی استحکام اور عوامی فلاح و بہبود کے لیے بھرپور کوششیں بھی ترجیح رہیں گی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان علاقائی اور عالمی سطح پر امن واستحکام کے فروغ کے لیے اپنا فعال اور تعمیری کردار ادا کرتا رہے گا، ایک ذمہ دار ریاست کی حیثیت سے پاکستان خطے میں امن وسلامتی کے علمبردار کے طور پر ابھرا ہے اور اجتماعی امن اور علاقائی استحکام کے لیے موثر کردار ادا کر رہا ہے، مکہ مشترکہ دفاعی معاہدہ علاقائی سلامتی میں پاکستان کے بڑھتے ہوئے کردار کا مظہر ہے اور اجتماعی دفاع، باہمی سلامتی اور برادر ممالک کے ساتھ پائیدار شراکت داری کے لیے ہمارے عزم کا عکاس ہے، پاکستان امن و سلامتی کے ایک قابل اعتماد شراکت دار کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں ادا کرتا رہے گا، اور علاقائی چیلنجز کے حل کے لیے تعاون اور مکالمے کو ہی اولیت دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ عالمی برادری کو یہ بھی تسلیم کرنا ہوگا کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں اور کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق مسئلہ کشمیر کے منصفانہ اور پائیدار حل کے بغیر جنوبی ایشیا میں حقیقی اور دیرپا امن ممکن نہیں۔ قائد اعظم نے کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دیا تھا، مسئلہ کشمیر پر بھارت کا قابل مذمت طرز عمل اور مسلسل ہٹ دھرمی خطے میں پائیدار امن، ترقی اور خوشحالی کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کے تاریخی دن ہم اس عزم کی تجدید کریں کہ قائد اعظم محمد علی جناح کے اصولوں ایمان، اتحاد اور نظم وضبط کو اپنی قومی زندگی کا لازمی حصہ بنائیں گے، آئیں، ہم سب مل کر پاکستان کو ایک مضبوط، خوشحال اور ترقی یافتہ ملک بنانے کے لیے کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ مضبوط دفاع پائیدار امن اور ترقی کی بنیاد ہے، پاکستان کی مسلح افواج ہماری قومی سلامتی کی ضامن ہیں، پوری قوم اپنے بہادر محافظوں کے شانہ بشانہ کھڑی ہے، اللہ تعالیٰ پاکستان کو ہمیشہ امن، استحکام اور خوشحالی سے نوازے اور ہمارے شہداء کے درجات بلند فرمائے۔

بقیہ 4

ہے۔ مارکیٹ ذرائع کے مطابق کوئٹہ میں آٹے کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ جاری ہے اور گندم کے نرخ بڑھنے کے ساتھ آٹا مزید مہنگا ہونے کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ فلور ملز مالکان کا کہنا ہے کہ مارکیٹ میں گندم کی دستیابی میں مشکلات کا سامنا ہے، جبکہ گندم کی قلت اور بڑھتی قیمتوں کے باعث آنے والے دنوں میں آٹے کے نرخ مزید بڑھنے کا خدشہ ہے۔ آٹے کی مسلسل بڑھتی قیمتوں نے کم آمدنی والے طبقے کو شدید مشکلات سے دوچار کردیا ہے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ بنیادی غذائی ضرورت بھی اب ان کی پہنچ سے دور ہوتی جا رہی ہے اور حکومت کی جانب سے قیمتوں کو قابو کرنے کے لیے موثر اقدامات نظر نہیں آرہے۔ شہریوں نے حکومت اور متعلقہ اداروں سے مطالبہ کیا ہے کہ آٹے کی قیمت میں حالیہ اضافے کا فوری نوٹس لیا جائے، گندم کی دستیابی یقینی بنائی جائے اور مصنوعی مہنگائی و ذخیرہ اندوزی کے خلاف سخت کارروائی کرکے آٹے کی قیمتیں کم کی جائیں، بصورت دیگر مہنگائی کا یہ سلسلہ عوام کے لیے مزید ناقابل برداشت [illegible]

بقیہ 5

[illegible]

بقیہ 6

[illegible]

بقیہ 7

[illegible]

بقیہ 8

[illegible]

خودمختار اور خوشحال پاکستان ہی شہدا کو حقیقی خراج عقیدت ہے۔ آئیے آج کے دن ہم سب مل کر عہد کریں کہ ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر وطن عزیز کی ترقی، سلامتی اور دفاع کے لیے اپنا کردار ادا کریں گے۔

بقیہ 9

شام تقریبا چار بجے ایرانی تیل کا کاروبار کرنے والے شمس اللہ سے مبینہ ڈاکوؤں نے دن دہاڑے 3 لاکھ 35 ہزار روپے نقدی، موٹر سائیکل اور موبائل فون چھین لیا۔ اسی علاقے میں عمران خان اور اللہ داد کی موٹر سائیکلیں چھینے جبکہ حیات اللہ اور عبداللہ کی موٹر سائیکلیں چوری ہونے کی اطلاعات بھی موصول ہوئی ہیں۔ تھانہ سریاب کی حدود میں منور احمد اور محمد عاصم سے موٹر سائیکل اور 28 ہزار روپے نقدی چھین لی گئی، جبکہ بشیر احمد، رضوان اور جلیل احمد بھی موٹر سائیکل، موبائل فون اور نقدی سے محروم ہوگئے۔ اسی تھانے کی حدود میں ریاض حسین ایڈووکیٹ کے گھر میں مبینہ طور پر ایک سرکاری ادارے کا نام استعمال کرتے ہوئے داخل ہوکر ڈکیتی کی گئی، جہاں سے 9 لاکھ روپے نقدی اور تین قیمتی گھڑیاں لے جانے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ اسی طرح طیب ہوتکانی کے گھر میں بھی ایک ادارے کا نام استعمال کرتے ہوئے مبینہ طور پر داخل ہوکر 2 لاکھ 80 ہزار روپے نقدی اور تقریبا 23 تولہ سونا لوٹنے کی اطلاع ہے۔ تھانہ شالکوٹ کی حدود میں غلام عبیداللہ کو مبینہ طور پر گن پوائنٹ پر یرغمال بنا کر 15 ہزار روپے اور موٹر سائیکل سے محروم کر دیا گیا، جبکہ عبدالباری اور محمد رحیم سے بھی اسلحہ کے زور پر موبائل فون اور موٹر سائیکل چھیننے کی وارداتیں رپورٹ ہوئی ہیں۔ تھانہ نیو سریاب کی حدود میں عبدالباری، غلام علی، رب نواز اور جمیل الرحمان سے مبینہ طور پر اسلحے کے زور پر موٹر سائیکلیں اور قیمتی سامان چھین لیا گیا، جبکہ نوروز خان کو دوران ڈکیتی زخمی کر کے قیمتی اشیا چھیننے کی اطلاع بھی ہے۔ تھانہ سول لائن کی حدود میں امداد چوک پر ایک پولیس ملازم بھی مبینہ طور پر ڈاکوؤں کا نشانہ بن گیا، جس سے موبائل فون اور نقدی چھین لی گئی، جبکہ گہرام قمبرانی اور احسان اللہ کی موٹر سائیکلیں چوری ہونے کی اطلاعات ہیں۔ تھانہ سٹی کی حدود میں صالح محمد، مقصود احمد اور عجب خان کی موٹر سائیکلیں چوری ہوگئیں، جبکہ تھانہ بجلی روڈ کی حدود میں امین اللہ سے موٹر سائیکل چھیننے کے دوران مبینہ فائرنگ کرکے اسے زخمی کر دیا گیا۔ اسی علاقے میں ڈاکٹر ظہور احمد، عبداللہ، اشفاق اور محمد تنویر کی موٹر سائیکلیں بھی چوری ہونے کی اطلاعات ہیں۔ کوئٹہ کے نسبتا پرامن تصور کیے جانے والے جناح ٹاؤن میں بھی شہری جرائم پیشہ عناصر سے محفوظ نہ رہ سکے، جہاں شہباز خان سے قیمتی موبائل فونز چھینے، امان اللہ کی موٹر سائیکل چوری ہونے اور محمد جمال کو گن پوائنٹ پر لوٹنے کے واقعات رپورٹ ہوئے ہیں۔ تھانہ زرغون آباد کی حدود میں محمد حنیف کو مبینہ طور پر گن پوائنٹ پر یرغمال بنا کر موٹر سائیکل اور موبائل فون چھین لیا گیا، جبکہ تھانہ نو حصار کی حدود میں بھی ایک سرکاری ادارے کا نام استعمال کرتے ہوئے مبینہ طور پر گھر میں داخل ہو کر اسلحہ کے زور پر 15 لاکھ روپے لوٹنے کا واقعہ سامنے آیا ہے۔ تھانہ قائد آباد کی حدود میں توغی روڈ پر نبیل انور کو گن پوائنٹ پر لوٹ لیا گیا، جبکہ خادم حسین کی موٹر سائیکل چوری ہوگئی۔ تھانہ گوالمنڈی کی حدود کاسی روڈ پر غلام فاروق کاکڑ کو مبینہ طور پر گن پوائنٹ پر لوٹا گیا، جبکہ سرکی روڈ پر اصغر علی سے موٹر سائیکل اور موبائل فون چھیننے کی واردات رپورٹ ہوئی۔ مسلسل بڑھتی وارداتوں نے کوئٹہ کے شہریوں میں شدید خوف و ہراس پیدا کردیا ہے۔ شہری حلقوں کا کہنا ہے کہ چور اور ڈاکو سرعام مین شاہراہوں، بازاروں اور گلیوں میں شہریوں کو نشانہ بنا رہے ہیں، جبکہ گھروں میں گھس کر لاکھوں روپے اور سونا لوٹنے کے واقعات نے شہریوں کے تحفظ کے حوالے سے سنگین سوالات کھڑے کردیے ہیں۔ شہریوں نے پولیس اور ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ شہر بھر میں موثر گشت کا نظام قائم کیا جائے، اہم شاہراہوں اور حساس مقامات پر پولیس کی موجودگی بڑھائی جائے اور ڈکیتی و چوری میں ملوث عناصر کے خلاف فوری اور بلاامتیاز کارروائی کی جائے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ جرائم کے اس بڑھتے ہوئے سلسلے کو فوری طور پر نہ روکا گیا تو کوئٹہ میں امن و امان کی صورتحال مزید سنگین ہونے کا خدشہ ہے۔

بقیہ 10

ترک جنرل اسٹاف کے کمانڈر جنرل سیلکوک بایراکتار اوغلو، ترک لینڈ فورس کے کمانڈر جنرل متین توکل، ترک نیول فورس کے کمانڈر ایڈمرل ارکیومینت تتلی اوگلو اور ترک فضائیہ کے کمانڈر جنرل رافت داگیران، سابق نائب وزیر اعظم اور وزیر صحت علی اوضل نے شرکت کی۔ ہفتہ کو یہاں موصولہ پریس ریلیز کے مطابق تقریب میں سیکرٹری جنرل ڈی 8 سہیل محمود، ملٹری اتاشی، سینئر ترک حکام، پاکستانی کمیونٹی کے ارکان اور دیگر معزز مہمانوں نے شرکت کی۔ ترکیہ میں پاکستان کے سفیر ڈاکٹر یوسف جنید نے اپنے خطاب میں پاکستان کے شہدا کو خراج عقیدت پیش کیا اور پاکستانی قوم اور مسلح افواج کی جرات، لچک اور اتحاد کو اجاگر کیا۔ انہوں نے قومی دفاع، قدرتی آفات سے نمٹنے اور اقوام متحدہ کے امن مشن میں پاکستانی اہلکاروں کی خدمات اور قربانیوں کو اجاگر کرتے ہوئے امن کے لیے پاکستان کے دیرینہ عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر کا تنازعہ تقسیم کا نامکمل ایجنڈا ہے جواب بھی اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ایجنڈے پر موجود ہے۔ انہوں نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں اور جموں وکشمیر کے عوام کی آزادانہ خواہش کے مطابق مسئلہ کشمیر کے پرامن حل کے لیے پاکستان کے عزم کا اعادہ کیا۔ تقریب میں تلاوت قرآن پاک، پاکستان اور ترکیہ کے قومی ترانے، پاکستان ایمبیسی انٹرنیشنل اسٹڈی گروپ (PEISG) کے طلبا کی پرفارمنس اور یوم دفاع وشہدا کی اہمیت کو اجاگر کرنے والی ویڈیو پریزنٹیشنز پیش کی گئیں۔ دفاعی وفضائی اتاشی ائیر کموڈور محمد آصف بھٹی نے اپنے خطاب میں 6 ستمبر 1965 کو دفاع پاکستان کے دوران پاکستانی قوم اور مسلح افواج کی جرات اور قربانیوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے اپنی خودمختاری، علاقائی سالمیت اور سلامتی کے تحفظ کے عزم پر زور دیتے ہوئے امن کے لیے پاکستان کے عزم کا اعادہ کیا۔ ترک وزیر یاسر گلر نے یوم دفاع وشہدا پر پاکستانی عوام کو مبارکباد دی اور پاکستان کے شہدا اور سابق فوجیوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے ترکیہ اور پاکستان کے درمیان گہرے تاریخی رشتوں اور پائیدار بھائی چارے پر زور دیا اور پاکستان بطور سٹریٹجک پارٹنر کردار کو بھی اجاگر کیا۔ انہوں نے دفاع اور سلامتی میں بڑھتے ہوئے دوطرفہ تعاون پر بھی روشنی ڈالی۔ ترک وزیر نے ترکیہ، پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان مکہ دفاعی اتحاد کو مضبوط اسٹریٹجک تعاون، اجتماعی ڈیٹرنس اور علاقائی استحکام کی جانب ایک تاریخی قدم قرار دیا۔

بقیہ 11

سے بتایا جاتا ہے۔ پولیس کے مطابق تینوں افراد جھالار میں سردار اکبر خان ناصر کی زمینداری پر بطور چوکیدار تعینات تھے۔ پولیس نے جاں بحق افراد کی لاشیں ہسپتال منتقل کردی ہیں۔ ایس پی دکی کے مطابق نادر خان اور بشیر خان نامی دو چوکیدار تاحال لاپتہ ہیں، جن کی تلاش کے لیے کارروائیاں جاری ہیں۔ پولیس کے مطابق جھالار دکی سے تقریبا ایک گھنٹے کی مسافت پر جنوب میں واقع پہاڑی علاقہ ہے، جہاں اس سے قبل بھی سردار اکبر خان ناصر کی زمینداری پر تعینات چوکیداروں کو متعدد مرتبہ نشانہ بنایا جاچکا ہے۔ پولیس نے واقعے کی مزید تحقیقات شروع کردی ہیں، جبکہ حملہ آوروں کی تلاش کے لیے بھی اقدامات جاری ہیں۔

بقیہ 12

مطرب میں ریکارڈ کیا گیا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق زلزلے کے باعث کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

بقیہ 13

جاری رہی، بلاول بھٹو کی صدر مملکت سے ملاقات میں پاکستان کی صورتحال پر گفتگو ہوئی، ملاقات کے بعد بلاول بھٹو اور بختاور اپنی رہائش گاہ چلے گئے۔ ذرائع نے دعویٰ کیا کہ صدر مملکت آصف علی زرداری اور بلاول زرداری کی ملاقات میں صوبوں کے معاملے پر ڈٹے رہنے کا فیصلہ کیا گیا۔

بقیہ 14

ہیں۔ ترمیم کے تحت رول 29 کے ذیلی قاعدہ (2) میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ ابتدائی جانچ سمیت آٹھ بار کی توثیقی جانچ کے بعد جو رقم کلیئر یا تصدیق شدہ نہ ہو اسے سسٹم کی جانب سے مزید چار توثیقی جانچ یا سائیکلز سے گزارا جائے گا، یہ اضافی جانچ ہر ہفتے ایک بار کی جائے گی۔ چار اضافی توثیقی جانچ یا سائیکلز مکمل ہونے کے بعد بھی اگر کوئی رقم کلیئر یا تصدیق شدہ نہ ہو تو اسے چیپٹر پانچ میں بیان کردہ ایس ٹی اے آر آر ماڈیول کے تحت پراسیس کیا جائے گا۔ ایف بی آر نے رول 39 ایف کی دوسری پروواڑہ میں بھی اسی نوعیت کی ترمیم کی ہے اس کے تحت ابتدائی جانچ سمیت آٹھ توثیقی جانچ کے بعد غیر کلیئر یا غیر تصدیق شدہ رقم کو سسٹم کی جانب سے ہر ہفتے ایک بار مزید چار توثیقی جانچ یا سائیکلز سے گزارا جائے گا جبکہ ان چار اضافی جانچ یا سائیکلز کی تکمیل کے بعد بھی رقم کلیئر یا تصدیق شدہ نہ ہونے کی صورت میں اسے چیپٹر پانچ میں بیان کردہ ایس ٹی اے آر آر ماڈیول کے تحت پراسیس کیا جائے گا۔

بقیہ 15

ارباب محمد طاہر نے سماعت کا تحریری حکم نامہ جاری کیا۔ پیپلز یونٹی نے پی آئی اے کی 23 دسمبر 2025 کی بولی اور عارف حبیب کنسورشیم کو کامیاب قرار دینے کا اقدام چیلنج کر رکھا ہے، درخواست میں کابینہ کمیٹی برائے نجکاری اور وفاقی کابینہ کی دسمبر 2025 کی منظوریوں کو بھی چیلنج کیا گیا ہے۔ درخواست گزار کے مطابق پی آئی اے سی کنورژن ایکٹ 2016 کے تحت قانون کی مدت 30 جون 2025 کو ختم ہو چکی تھی، وفاقی حکومت نے ایکٹ کی مدت میں توسیع کا گزٹ نوٹیفکیشن 6 مارچ 2026 کو جاری کیا، ایکٹ ختم ہونے اور نوٹیفکیشن کے درمیانی عرصے میں کی گئی تمام کارروائیاں اور بولی غیر قانونی ہیں۔ درخواست گزار نے کہا کہ نجکاری کے لیے تازہ ترین ویلیوایشن کے بجائے 2015 کی پرانی ویلیوایشن کا سہارا لیا گیا، پی آئی اے کی نجکاری کا معاملہ منظوری کے لیے مشترکہ مفادات کونسل کے سامنے پیش نہیں کیا گیا، بینظیر ایمپلائز اسٹاک آپشن اسکیم کے تحت پی آئی اے کے ملازمین ادارے میں 12 فیصد شیئرز کے مالک ہیں، ملازمین جیسے اہم اسٹیک ہولڈر سے مشاورت کے بغیر نجکاری کا عمل مکمل کیا گیا۔ درخواست گزار نے کہا کہ حکومت کو ملازمین کی ملکیت والے شیئرز کی منتقلی کا کوئی اختیار حاصل نہیں تھا، نجکاری کمیشن آرڈیننس 2002 کے سیکشن 23 کے تحت ضروری نوٹس شائع نہیں کیا گیا، کنسورشیم کا حصہ بننے والی ایک کمپنی نے پہلے بولی میں حصہ لے کر بعد میں دستبرداری اختیار کی، دستبردار ہونے والی کمپنی نے بعد میں اسی کنسورشیم میں شامل ہوکر بغیر بولی کے شیئرز حاصل کر لیے، بولی کے اس طریقہ کار نے مسابقتی عمل اور دیانت کو ختم کر دیا۔ درخواست گزار نے کہا کہ کنسورشیم اور دستبردار ہونے والی کمپنی کے درمیان معاہدہ غیر قانونی ہے جس کی اجازت مسابقتی قانون کے تحت نہیں دی جاسکتی، اسلام آباد ہائی کورٹ نے کیس کی مزید سماعت اکتوبر 2026 کے آخری ہفتے تک ملتوی کردی۔

بقیہ 16

حاصل نہیں ہو سکتے۔ وزارت منصوبہ بندی کی جانب سے جاری وضاحتی بیان میں وفاقی وزیر احسن اقبال نے کہا کہ گزشتہ پندرہ برسوں کے دوران پاکستان کے بیشتر سماجی اور انسانی وسائل کے اشاریے مسلسل تنزلی کا شکار ہیں جن میں نمایاں بہتری کے بغیر ہماری ترقی کے اہداف حاصل نہیں ہو سکتے، ہماری سماجی شعبہ میں ناقص کارکردگی کی بڑی وجہ 18 ویں ترمیم کے بعد نچلی سطح تک اختیارات اور وسائل کی منتقلی نہ ہونا اور صوبائی سطح پر اختیارات کی مرکزیت ہے قومی ترقی کے عمل کو تیز کرنے کے لئے ہمیں انسانی وسائل اور سماجی شعبوں میں نہایت تیز رفتاری سے اپنی کمزوری پر قابو پانا ہے۔ اس حوالے سے ملک کے پاس دو آپشن ہیں پہلا آپشن 160 اضلاع میں بااختیار مقامی حکومتیں قائم کرنا جنہیں صوبائی فنانس کمیشن سے براہ راست وسائل فراہم ہوں یا پھر اتفاق رائے سے 12 یا 15 نئے صوبوں کا قیام ہے چونکہ 26 کروڑ کی آبادی سے موجودہ انتظامی ڈھانچہ اوورلوڈ کا شکار ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 160 ضلعی حکومتیں بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ اختیارات زیادہ سے زیادہ نچلی سطح پر منتقل کیے جا سکیں اور پسماندہ علاقوں میں ترقی ممکن ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی شعبہ میں نتائج کا انحصار منصوبوں پہ موثر عملدرآمد اور ان کی مقامی نگرانی پہ ہوتا ہے، دنیا بھر میں اختیارات عوام کی دہلیز پہ منتقل کئے جا رہے ہیں تاکہ سروس ڈیلیوری لوگوں کے قریب لے جائی جا سکے جبکہ ہمارے ہاں اس سمت میں کوئی موثر کارروائی نہیں ہوئی۔ احسن اقبال نے واضح کیا کہ جب تک اختیارات نچلی سطح تک منتقل نہیں کیے جاتے، عوامی مسائل کا پائیدار حل ممکن نہیں۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی انتظامی ڈھانچہ کی کامیابی کا انحصار بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ اس کو خود تبدیل اور اصلاح کرنے میں ہوتا ہے۔ جو نظام جامد رہتا ہے وہ بکھر جاتا ہے۔ ملک میں انتظامی ڈھانچہ کی بحث سیاست مفاد سے بالاتر ہو کر ملک کی ترقی کے تقاضوں کی روشنی میں ہونی چاہئے اور خود سیاستدانوں کو اسے آگے بڑھانا جائے۔

بقیہ 17

ہوئے اپنے سے کئی گنا بڑی فوج کو ہر محاذ پر شکست سے دوچار کیا اور اس کے مذموم عزائم کو خاک میں ملا دیا۔ اپنے پیغام میں اسپیکر سردار ایاز صادق نے کہا کہ پاکستانی قوم نے 1965ء کی جنگ کے دوران جس اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کیا اور اپنی مسلح افواج کے شانہ بشانہ کھڑی رہی، وہ ہماری قومی تاریخ کا ایک درخشاں باب ہے۔ اسپیکر سردار ایاز صادق نے کہا کہ افواج پاکستان نے 1965ء کی جنگ کے دوران غیر معمولی جرات، بہادری، پیشہ ورانہ مہارت اور جذبہ حب الوطنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بزدل دشمن کے غرور کو خاک میں ملا دیا۔ اسپیکر سردار ایاز صادق نے کہا کہ شہداء قوم کے حقیقی ہیروز ہیں، جنہوں نے اپنا آج قوم کے روشن اور محفوظ مستقبل کے لیے قربان کیا، قوم ان کی عظیم قربانیوں کو ہمیشہ عقیدت و احترام سے یاد رکھے گی۔ اسپیکر سردار ایاز صادق نے معرکہ حق میں افواج پاکستان کی بے مثال جرات، بہادری اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ چیف آف ڈیفنس فورسز فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی مدبرانہ قیادت میں افواج پاکستان نے اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو بھرپور انداز میں بروئے کار لاتے ہوئے دشمن کے مذموم عزائم کو ناکام بنایا اور ثابت کیا کہ پاکستان اپنی خودمختاری، علاقائی سالمیت اور قومی مفادات کے دفاع کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ معرکہ حق میں قوم جس ثابت قدمی اور قومی یکجہتی کے ساتھ افواج پاکستان کے شانہ بشانہ کھڑی رہی، وہ قوم اور ریاستی اداروں کے درمیان اعتماد کے مضبوط رشتے کی عکاسی کرتی ہے۔ اسپیکر سردار ایاز صادق نے کہا کہ چیف آف ڈیفنس فورسز فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی قیادت میں افواج پاکستان نے ملکی دفاع اور سلامتی کے ساتھ ساتھ خطے میں امن واستحکام کے فروغ کے لیے بھی بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان، ترکی اور سعودی عرب کے درمیان مکہ جوائنٹ ڈیفنس ایگریمنٹ باہمی دفاعی تعاون، علاقائی سلامتی اور امن کے عزم کا مظہر ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان امن کا خواہاں ہے اور دفاعی تعاون کے ذریعے خطے میں پائیدار امن، استحکام اور باہمی تعاون کے فروغ کے لیے اپنا مثبت کردار جاری رکھے گا۔ اسپیکر سردار ایاز صادق نے کہا کہ دہشتگردی کے خلاف جنگ میں مسلح افواج کے جری افسران اور جوانوں نے جو قربانیاں پیش کیں اور اس ناسور کے خاتمے کے لیے جس عزم واستقلال کا مظاہرہ کیا وہ قوم کے لئے باعث فخر ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گرد عناصر کے خلاف سکیورٹی فورسز کی کامیاب کارروائیاں عوام کی جان ومال اور ریاستی خودمختاری کے تحفظ کے لیے سکیورٹی فورسز کے غیر متزلزل عزم کا اظہار ہیں۔ اسپیکر سردار ایاز صادق نے کہا کہ پاکستان کی مسلح افواج نے نا صرف دشمن سے جنگوں کے دوران قربانیاں پیش کیں بلکہ جب بھی وطن عزیز کو کسی مشکل یا آزمائش کا سامنا پڑا مسلح افواج نے ہمیشہ ہراول دستے کا کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ قدرتی آفات کے دوران مسلح افواج کے بہادر جوانوں نے اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر متاثرین کی مدد کی اور انکے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنایا۔ انہوں نے کہا کہ قوم افواج پاکستان کی ان خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اس موقع پر اسپیکر قومی اسمبلی سردار ایاز صادق نے اللہ تعالیٰ سے شہداء کے درجات کی بلندی اور وطن عزیز کو امن، سلامتی، ترقی اور خوشحالی عطا فرمانے کی دعا کی۔

بقیہ 18

اہلکار رحیم گل شہید جبکہ پاکستان رینجرز کا اہلکار زخمی ہوگیا۔ ترجمان آزاد جموں کشمیر پولیس کے مطابق سکیورٹی اہلکاروں نے بے مثال جرات اور پیشہ ورانہ صلاحیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے فائرنگ کا بھرپور اور موثر جواب دیا، سکیورٹی فورسز نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے ایک حملہ آور کو موقع پر ہی ہلاک کردیا۔ پولیس ترجمان کے مطابق ہلاک دہشتگردوں کے قبضہ سے 2 ہینڈ گرنیڈ، ایک کلاشنکوف، 3 میگزین بمع ایمونیشن اور ایک خنجر برآمد کیا گیا ہے، قانون نافذ کرنے والے اداروں نے علاقے کو محاصرے میں لیکر فرار حملہ آوروں کی تلاش شروع کردی۔ پولیس ترجمان کے مطابق آزاد جموں وکشمیر میں عوامی حقوق کی آڑ میں فسادی شرپسند پرتشدد کارروائیوں پر اتر آئے ہیں، شرپسند عناصر کیخلاف بلا امتیاز سخت ترین قانونی کارروائی کی جائے گی، ملزمان کیساتھ کسی قسم کی رعایت نہیں برتی جائے گی۔

بقیہ 19

دوران اسمبلی اجلاس کے باعث پی ٹی آئی کی توجہ تقسیم ہوگی۔ قومی اسمبلی اجلاس کے ایجنڈے کی تیاری بھی جلد شروع کیے جانے کا امکان ہے۔ ذرائع کے مطابق قومی اسمبلی اجلاس کی تاریخ کا فیصلہ اسپیکر ایاز صادق کی مشاورت سے ہوگا۔ آئندہ اجلاس میں پارلیمنٹ ہاؤس اور ارکان کی سکیورٹی کے خصوصی اقدامات ہوں گے۔ اسپیکر قومی اسمبلی نے اجلاس سے قبل حکومت اور اپوزیشن سے رابطوں کا بھی فیصلہ کیا ہے۔

بقیہ 20

معمولی بہادری، پیشہ ورانہ مہارت اور عسکری حکمت عملی کا مظاہرہ کیا، جبکہ پوری قوم بھی اپنی مسلح افواج کے شانہ بشانہ کھڑی رہی، یہ اس امر کی روشن مثال تھی کہ اتحاد اور یکجہتی کے ساتھ پاکستان کیا کچھ حاصل کرسکتا ہے۔ قائم مقام صدر نے کہا کہ شہداء کی عظیم قربانیاں پاکستان کی آزادی، خودمختاری اور سلامتی کی بنیاد ہیں۔ پوری قوم ان عظیم سپوتوں اور ان کے اہل خانہ کو سلام پیش کرتی ہے جنہوں نے وطن کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کردیا۔ پاکستان آج ایک خودمختار ریاست کے طور پر ان ہی لازوال قربانیوں کی بدولت قائم ودائم ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوجی فاؤنڈیشن جیسے ادارے شہدا کی بیواؤں اور بچوں کی مسلسل معاونت کررہے ہیں اور ان کے تعلیمی اخراجات، طبی سہولیات اور پنشن سمیت دیگر ضروریات پوری کررہے ہیں، یہ اس حقیقت کی عکاسی کرتا ہے کہ وطن کے دفاع کی قیمت صرف میدان جنگ تک محدود نہیں بلکہ اس کے اثرات شہداء کے خاندانوں تک بھی پہنچتے ہیں۔ معرکہ حق کا حوالہ دیتے ہوئے قائم مقام صدر نے مسلح افواج کی جانب سے دکھائی جانے والی بے مثال جرات اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو سراہا اور قومی سلامتی کے تحفظ کے ساتھ ساتھ خطے میں امن، استحکام اور مکالمے کے فروغ میں موجودہ عسکری قیادت کے کردار کو بھی خراج تحسین پیش کیا۔ فیلڈ مارشل سید عاصم منیر، نشان امتیاز (ملٹری)، ہلال جرات، چیف آف آرمی اسٹاف و چیف آف ڈیفنس فورسز اور دیگر عسکری قیادت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے سید یوسف رضا گیلانی نے کہا کہ پاکستان ایک امن پسند ملک ہے اور خطے میں پائیدار امن واستحکام کے لیے حقیقی اور مخلصانہ کوششوں کی حمایت کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مکہ معاہدے جیسے اقدامات اس بات کا مظہر ہیں کہ پاکستان طاقت کے بجائے مکالمے، سفارت کاری اور پرامن ذرائع کو ترجیح دیتا ہے۔ قائم مقام صدر نے کہا کہ پاکستان کی سب سے بڑی طاقت اس کے عوام اور مسلح افواج کا باہمی اتحاد اور یکجہتی ہے، شہداء کے مشن کو آگے بڑھانے کے لیے ہمیں اتحاد، جمہوریت اور ملکی ترقی کے لیے مل کر کام کرنا ہوگا۔ قائم مقام صدر نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو امن وسلامتی عطا فرمائے، مسلح افواج کے اہلکاروں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہمارے تمام شہداء کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

بقیہ 21

472 ارب روپے ادا کیے، یہ رقم ملک بھر کے بجلی صارفین سے بلوں کی صورت میں وصول کی گئی۔ دستاویز کے مطابق کپیسٹی پیمنٹس کی مد میں چائنا فیول انرجی کو 30 ارب 81 کروڑ روپے، شنگھائی انرجی کو 26 ارب، نیوکلیئر ون کو 36 ارب اور نیوکلیئر پاور پلانٹ تھری کو 37 ارب روپے ادا کیے گئے۔ پورٹ قاسم پاور کو 26 ارب، تھر کول بلاک ون کو 29 ارب جبکہ واپڈا ہائیڈل کو 35 ارب روپے کی ادائیگی کی گئی۔ دستاویز کے مطابق آئی پی پیز کو کپیسٹی پیمنٹس کی ادائیگی کے باوجود گزشتہ ڈیڑھ ماہ کے دوران ملک میں بجلی کی شدید لوڈشیڈنگ بھی جاری رہی۔

بقیہ 22

میں نکلے گی۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ لندن پلان جان بچاؤ پلان ہے، جس کا مقصد عوام سے اپنی جان، مال اور حکومت بچانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سندھ کی تقسیم کا کوئی حل ابھی سامنے آیا نہیں لیکن پی پی پی نے سنا، دیکھا اور ماحول بنانا اور شور مچانا شروع کردیا ہے، ہم بہاولپور اور ہزارہ صوبہ بنائیں گے، دیکھتے ہیں ہمیں کون روکتا ہے جس کی منظوری خود انہوں نے دی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ووٹ بینک نہ ہونے کی وجہ سے پی پی پی اور مسلم لیگ (ن) میں الیکٹ ایبلز کی کوئی دلچسپی اور کشش نہیں رہی، الیکشن سے پہلے ووٹ بینک تو رہا نہیں تھا، اب سپورٹ بینک بھی ختم ہوگیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پی ٹی آئی نے ڈائریکشن بدل لی ہے، وہ اب اسٹیبلشمنٹ کے خلاف نہیں نکلے گی، پی پی پی اور مسلم لیگ (ن) کی حکومت کے خلاف اور صوبوں کی حمایت میں نکلے گی۔ انہوں نے کہا کہ اڑھائی سال سے بھی کہہ رہا تھا، پی ٹی آئی جنگی مشین نہیں، وہ تصادم چھوڑ کر سیاست کرے، حکومت کے خلاف بولے، اسے سیاسی شیئر بھی ملے گا، یہ بات اب پی ٹی آئی کو سمجھ آگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پی ٹی آئی نے اپنی حکمت عملی تبدیل کی ہے۔ پی ٹی آئی نے اس موقع سے فائدہ اٹھانے کا طے کرلیا ہے، مسلم لیگ (ن) والے اب جتنی مرضی کوشش کرلیں، اب پی ٹی آئی اسٹیبلشمنٹ کے خلاف نہیں نکلے گی۔ انہوں نے کہا کہ پی ٹی آئی کے لوگ عوام کے ووٹ بینک کے دباؤ کی وجہ سے کہیں نہیں جاسکے جبکہ مسلم لیگ (ن) اور پی پی پی کے پاس اپنے الیکٹ ایبلز کو دینے کے لئے کچھ نہیں، نہ یہ معیشت ٹھیک کرسکے اور عوام کو کچھ ڈیلیور کرسکے۔ نہ عوام ان کے ساتھ ہیں، اب اسٹیبلشمنٹ بھی ان کے ساتھ نہیں رہتی تو یہ آئندہ کا الیکشن جیت نہیں سکتے۔ ایک سوال پر انہوں نے کہا کہ اسٹیبلشمنٹ مڈل اور لوئر مڈل کلاس پر مبنی ہوتی ہے، عوام بھی مڈل اور لوئر مڈل کلاس ہوتے ہیں، مسلم لیگ (ن) اور پی پی پی اشرافیہ کی نمائندہ جماعتیں بن چکی ہیں، ان کے جہازوں کے پٹرول چلتے رہے لیکن موٹر سائیکل کا پٹرول مہنگا کردیا۔ محمد علی درانی نے کہا کہ ان کے علاج بیرون ملک ہوتے ہیں اور معصوم بچے، ان جماعتوں کا عوام اور نوجوانوں کے ساتھ کوئی رابطہ اور تعلق برقرار نہیں رہا، یہ عدم تعلق نوشتہ دیوار ہے۔ اسٹیبلشمنٹ کسی ہارے ہوئے گھوڑے یا مردہ لاش پر کبھی اپنی انوسٹ نہیں کرتی۔ ایک اور سوال پر انہوں نے کہا کہ نظام کولیپس کرگیا ہے لیکن کولیپس کرانے والے امیر ہوگئے ہیں۔ انہوں نے دوبئی میں پیسہ لگایا، وہ بیٹھ گیا، اب لندن چلے گئے، اللہ لندن پر رحم کرے۔ پی پی پی اور مسلم لیگ (ن) کی حکومت ایک بوجھ اور لاتعلقی بن چکی ہے۔ مولانا فضل الرحمن کے اپوزیشن کے ساتھ ملنے کے سوال پر سینئر سیاستدان محمد علی درانی نے کہا کہ مولانا کے ہونے سے زیادہ دیکھنے والی بات ہے کہ کیا پی ٹی آئی کمرے کے باہر مولانا کے ساتھ ہوگی؟ ایک اور سوال پر انہوں نے کہا کہ صورتحال بڑی دلچسپ ہوگی ہے کیونکہ سیاستدان میدان میں کھیل رہے ہیں، پی پی پی اور مسلم لیگ (ن) چاہتے ہیں کہ عوام کی مقبولیت بحال ہوسکے اور اقتدار بھی بچ جائے۔ انہوں نے کہا کہ تیسرا ہدف ان کا یہ ہے کہ پی ٹی آئی اسٹیبلشمنٹ سے لڑتی رہی، پی پی پی اور مسلم لیگ (ن) کی بقا اسی میں ہے کہ پی ٹی آئی اسٹیبلشمنٹ سے لڑتی رہے، پی ٹی آئی نے یہ بات سمجھ لی ہے، اب پی ٹی آئی اس سازش کا شکار نہیں ہوگی اور وہ اسٹیبلشمنٹ کے خلاف باہر نہیں نکلے گی۔ حکومت کے خلاف نکلیں گے، صوبے کے حق میں نکلے گی، پی پی پی اور مسلم لیگ (ن) کے خلاف نکلے گی۔ میری دانست میں پی پی پی اور مسلم لیگ (ن) دل سے آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔

بقیہ 23

انقرہ میں پاکستانی سفارتخانے نے یوم دفاع اور شہدا کی یاد میں ایک استقبالیہ کا اہتمام کیا جس کے مہمان خصوصی ترکیہ کے وزیر قومی دفاع یاسر گولر تھے۔ استقبالیہ میں ترک جنرل اسٹاف کے کمانڈر جنرل سیلکوک بایراکتار اوغلو، ترک لینڈ فورس کے کمانڈر جنرل متین توکل، ترک نیول فورس کے کمانڈر ایڈمرل ارکیومینت تتلی اوگلو اور ترک فضائیہ کے کمانڈر جنرل رافت داگیران، سابق نائب وزیر اعظم اور وزیر صحت علی اوضل نے شرکت کی۔ ہفتہ کو یہاں موصولہ پریس ریلیز کے مطابق تقریب میں سیکرٹری جنرل ڈی 8 سہیل محمود، ملٹری اتاشی، سینئر ترک حکام، پاکستانی کمیونٹی کے ارکان اور دیگر معزز مہمانوں نے شرکت کی۔ ترکیہ میں پاکستان کے سفیر ڈاکٹر یوسف جنید نے اپنے خطاب میں پاکستان کے شہدا کو خراج عقیدت پیش کیا اور پاکستانی قوم اور مسلح افواج کی جرات، لچک اور اتحاد کو اجاگر کیا۔ انہوں نے قومی دفاع، قدرتی آفات سے نمٹنے اور اقوام متحدہ کے امن مشن میں پاکستانی اہلکاروں کی خدمات اور قربانیوں کو اجاگر کرتے ہوئے امن کے لیے پاکستان کے دیرینہ عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر کا تنازعہ تقسیم کا نامکمل ایجنڈا ہے جواب بھی اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ایجنڈے پر موجود ہے۔ انہوں نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں اور جموں وکشمیر کے عوام کی آزادانہ خواہش کے مطابق مسئلہ کشمیر کے پرامن حل کے لیے پاکستان کے عزم کا اعادہ کیا۔ تقریب میں تلاوت قرآن پاک، پاکستان اور ترکیہ کے قومی ترانے، پاکستان ایمبیسی انٹرنیشنل اسٹڈی گروپ (PEISG) کے طلبا کی پرفارمنس اور یوم دفاع وشہدا کی اہمیت کو اجاگر کرنے والی ویڈیو پریزنٹیشنز پیش کی گئیں۔ دفاعی وفضائی اتاشی ائیر کموڈور محمد آصف بھٹی نے اپنے خطاب میں 6 ستمبر 1965 کو دفاع پاکستان کے دوران پاکستانی قوم اور مسلح افواج کی جرات اور قربانیوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے اپنی خودمختاری، علاقائی سالمیت اور سلامتی کے تحفظ کے عزم پر زور دیتے ہوئے امن کے لیے پاکستان کے عزم کا اعادہ کیا۔ ترک وزیر یاسر گلر نے یوم دفاع وشہدا پر پاکستانی عوام کو مبارکباد دی اور پاکستان کے شہدا اور سابق فوجیوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے ترکیہ اور پاکستان کے درمیان گہرے تاریخی رشتوں اور پائیدار بھائی چارے پر زور دیا اور پاکستان بطور سٹریٹجک پارٹنر کردار کو بھی اجاگر کیا۔ انہوں نے دفاع اور سلامتی میں بڑھتے ہوئے دوطرفہ تعاون پر بھی روشنی ڈالی۔ ترک وزیر نے ترکیہ، پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان مکہ دفاعی اتحاد کو مضبوط اسٹریٹجک تعاون، اجتماعی ڈیٹرنس اور علاقائی استحکام کی جانب ایک تاریخی قدم قرار دیا۔

بقیہ 24

وزیر اعظم کی جانب سے وفاقی حکومت کے بھرتی کے قواعد وضوابط اور بھرتی کی پالیسی سے متعلق رپورٹ کا جائزہ لینے کے لیے قائم کمیٹی کا اجلاس ہفتہ کو یہاں نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار کی زیر صدارت ہوا۔ نائب وزیر اعظم کے آفس سے جاری بیان کے مطابق کمیٹی نے وفاقی حکومت میں بھرتیوں کے عمل کو جدید اور ڈیجیٹل بنانے کے اقدامات کا جائزہ لیا جس کا مقصد زیادہ شفافیت، بہتر کارکردگی، خالی آسامیوں پر سرعت سے بھرتی اور دستی طریقہ کار و غیر ضروری مداخلت پر انحصار کم کرنا ہے۔ کمیٹی نے وفاقی حکومت میں بھرتیوں کے نظام کو جدید اور ڈیجیٹل بنانے کے لیے کیے جانے والے اقدامات کا جائزہ لیا۔ اجلاس میں بھرتیوں کے عمل کو مزید شفاف اور موثر بنانے، خالی آسامیوں پر جلد بھرتی کرنے اور دستی طریقہ کار و غیر ضروری مداخلت پر انحصار کم کرنے پر زور دیا گیا۔ نائب وزیر اعظم نے کہا کہ شفاف، آسان اور ٹیکنالوجی پر مبنی بھرتی کے نظام کی ضرورت ہے جو وزیر اعظم کے ڈیجیٹل گورننس، میرٹ پر مبنی بھرتیوں اور ادارہ جاتی اصلاحات کے وژن سے ہم آہنگ ہو۔ اجلاس میں وزیر اعظم کے معاون خصوصی طارق باجوہ، سیکرٹری کابینہ اور اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کے علاوہ کابینہ ڈویژن اور قانون وانصاف ڈویژن کے اعلیٰ حکام نے شرکت

بقیہ 25

وفاقی وزیر منصوبہ بندی احسن اقبال نے کہا ہے کہ جب تک اختیارات نچلی سطح تک منتقل نہیں کیے جاتے، عوامی مسائل کا پائیدار حل ممکن نہیں، پندرہ برسوں کے دوران پاکستان کے بیشتر سماجی اور انسانی وسائل کے اشاریے مسلسل تنزلی کا شکار ہیں جن میں نمایاں بہتری کے بغیر ہماری ترقی کے اہداف حاصل نہیں ہو سکتے۔ وزارت منصوبہ بندی کی جانب سے جاری وضاحتی بیان میں وفاقی وزیر احسن اقبال نے کہا کہ گزشتہ پندرہ برسوں کے دوران پاکستان کے بیشتر سماجی اور انسانی وسائل کے اشاریے مسلسل تنزلی کا شکار ہیں جن میں نمایاں بہتری کے بغیر ہماری ترقی کے اہداف حاصل نہیں ہو سکتے، ہماری سماجی شعبہ میں ناقص کارکردگی کی بڑی وجہ 18 ویں ترمیم کے بعد نچلی سطح تک اختیارات اور وسائل کی منتقلی نہ ہونا اور صوبائی سطح پہ اختیارات کی مرکزیت ہے قومی ترقی کے عمل کو تیز کرنے کے لئے ہمیں انسانی وسائل اور سماجی شعبوں میں نہایت تیز رفتاری سے اپنی کمزوری پر قابو پانا ہے۔ اس حوالے سے ملک کے پاس دو آپشن ہیں پہلا آپشن 160 اضلاع میں بااختیار مقامی حکومتیں قائم کرنا جنہیں صوبائی فنانس کمیشن سے براہ راست وسائل فراہم ہوں یا پھر اتفاق رائے سے 12 یا 15 نئے صوبوں کا قیام ہے چونکہ 26 کروڑ کی آبادی سے موجودہ انتظامی ڈھانچہ اوورلوڈ کا شکار ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 160 ضلعی حکومتیں بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ اختیارات زیادہ سے زیادہ نچلی سطح پر منتقل کیے جا سکیں اور پسماندہ علاقوں میں ترقی ممکن ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی شعبہ میں نتائج کا انحصار منصوبوں پہ موثر عملدرآمد اور ان کی مقامی نگرانی پہ ہوتا ہے، دنیا بھر میں اختیارات عوام کی دہلیز پہ منتقل کئے جا رہے ہیں تاکہ سروس ڈیلیوری لوگوں کے قریب لے جائی جا سکے جبکہ ہمارے ہاں اس سمت میں کوئی موثر کارروائی نہیں ہوئی۔ احسن اقبال نے واضح کیا کہ جب تک اختیارات نچلی سطح تک منتقل نہیں کیے جاتے، عوامی مسائل کا پائیدار حل ممکن نہیں۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی انتظامی ڈھانچہ کی کامیابی کا انحصار بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ اس کو خود تبدیل اور اصلاح کرنے میں ہوتا ہے۔ جو نظام جامد رہتا ہے وہ بکھر جاتا ہے۔ ملک میں انتظامی ڈھانچہ کی بحث سیاست مفاد سے بالاتر ہو کر ملک کی ترقی کے تقاضوں کی روشنی میں ہونی چاہئے اور خود سیاستدانوں کو اسے آگے بڑھانا جائے۔

بقیہ 26

اسپیکر قومی اسمبلی سردار ایاز صادق نے 1965ء کی جنگ کے شہداء اور غازیوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ 1965ء کی جنگ میں پاک افواج کے بہادر جوانوں نے مادر وطن کے دفاع کے لیے لازوال قربانیاں پیش کیں اور بے مثال جرات، بہادری اور پیشہ ورانہ مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے سے کئی گنا بڑی فوج کو ہر محاذ پر شکست سے دوچار کیا اور اس کے مذموم عزائم کو خاک میں ملا دیا۔ اپنے پیغام میں اسپیکر سردار ایاز صادق نے کہا کہ پاکستانی قوم نے 1965ء کی جنگ کے دوران جس اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کیا اور اپنی مسلح افواج کے شانہ بشانہ کھڑی رہی، وہ ہماری قومی تاریخ کا ایک درخشاں باب ہے۔ اسپیکر سردار ایاز صادق نے کہا کہ افواج پاکستان نے 1965ء کی جنگ کے دوران غیر معمولی جرات، بہادری، پیشہ ورانہ مہارت اور جذبہ حب الوطنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بزدل دشمن کے غرور کو خاک میں ملا دیا۔ اسپیکر سردار ایاز صادق نے کہا کہ شہداء قوم کے حقیقی ہیروز ہیں، جنہوں نے اپنا آج قوم کے روشن اور محفوظ مستقبل کے لیے قربان کیا، قوم ان کی عظیم قربانیوں کو ہمیشہ عقیدت و احترام سے یاد رکھے گی۔ اسپیکر سردار ایاز صادق نے معرکہ حق میں افواج پاکستان کی بے مثال جرات، بہادری اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ چیف آف ڈیفنس فورسز فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی مدبرانہ قیادت میں افواج پاکستان نے اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو بھرپور انداز میں بروئے کار لاتے ہوئے دشمن کے مذموم عزائم کو ناکام بنایا اور ثابت کیا کہ پاکستان اپنی خودمختاری، علاقائی سالمیت اور قومی مفادات کے دفاع کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ معرکہ حق میں قوم جس ثابت قدمی اور قومی یکجہتی کے ساتھ افواج پاکستان کے شانہ بشانہ کھڑی رہی، وہ قوم اور ریاستی اداروں کے درمیان اعتماد کے مضبوط رشتے کی عکاسی کرتی ہے۔ اسپیکر سردار ایاز صادق نے کہا کہ چیف آف ڈیفنس فورسز فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی قیادت میں افواج پاکستان نے ملکی دفاع اور سلامتی کے ساتھ ساتھ خطے میں امن واستحکام کے فروغ کے لیے بھی بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان، ترکی اور سعودی عرب کے درمیان مکہ جوائنٹ ڈیفنس ایگریمنٹ باہمی دفاعی تعاون، علاقائی سلامتی اور امن کے عزم کا مظہر ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان امن کا خواہاں ہے اور دفاعی تعاون کے ذریعے خطے میں پائیدار امن، استحکام اور باہمی تعاون کے فروغ کے لیے اپنا مثبت کردار جاری رکھے گا۔ اسپیکر سردار ایاز صادق نے کہا کہ دہشتگردی کے خلاف جنگ میں مسلح افواج کے جری افسران اور جوانوں نے جو قربانیاں پیش کیں اور اس ناسور کے خاتمے کے لیے جس عزم واستقلال کا مظاہرہ کیا وہ قوم کے لئے باعث فخر ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گرد عناصر کے خلاف سکیورٹی فورسز کی کامیاب کارروائیاں عوام کی جان ومال اور ریاستی خودمختاری کے تحفظ کے لیے سکیورٹی فورسز کے غیر متزلزل عزم کا اظہار ہیں۔ اسپیکر سردار ایاز صادق نے کہا کہ پاکستان کی مسلح افواج نے نا صرف دشمن سے جنگوں کے دوران قربانیاں پیش کیں بلکہ جب بھی وطن عزیز کو کسی مشکل یا آزمائش کا سامنا پڑا مسلح افواج نے ہمیشہ ہراول دستے کا کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ قدرتی آفات کے دوران مسلح افواج کے بہادر جوانوں نے اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر متاثرین کی مدد کی اور انکے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنایا۔ انہوں نے کہا کہ قوم افواج پاکستان کی ان خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اس موقع پر اسپیکر قومی اسمبلی سردار ایاز صادق نے اللہ تعالیٰ سے شہداء کے درجات کی بلندی اور وطن عزیز کو امن، سلامتی، ترقی اور خوشحالی عطا فرمانے کی دعا کی۔

بقیہ 27

قائم مقام صدر پاکستان سید یوسف رضا گیلانی نے یوم دفاع وشہداء کے موقع پر پاکستان کی مسلح افواج کے افسران وجوانوں، بالخصوص شہداء اور غازیوں کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ 6 ستمبر پاکستان کی تاریخ کا ایک اہم اور فیصلہ کن باب ہے، جو قوم کے عزم، اتحاد اور ملکی دفاع کے لیے دی جانے والی لازوال قربانیوں کی یاد تازہ کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 1965ء کی جنگ کے دوران پاکستان کی مسلح افواج نے دشمن کے عزائم کے مقابلے میں غیر معمولی بہادری، پیشہ ورانہ مہارت اور عسکری حکمت عملی کا مظاہرہ کیا، جبکہ پوری قوم بھی اپنی مسلح افواج کے شانہ بشانہ کھڑی رہی، یہ اس امر کی روشن مثال تھی کہ اتحاد اور یکجہتی کے ساتھ پاکستان کیا کچھ حاصل کرسکتا ہے۔ قائم مقام صدر نے کہا کہ شہداء کی عظیم قربانیاں پاکستان کی آزادی، خودمختاری اور سلامتی کی بنیاد ہیں۔ پوری قوم ان عظیم سپوتوں اور ان کے اہل خانہ کو سلام پیش کرتی ہے جنہوں نے وطن کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کردیا۔ پاکستان آج ایک خودمختار ریاست کے طور پر ان ہی لازوال قربانیوں کی بدولت قائم ودائم ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوجی فاؤنڈیشن جیسے ادارے شہدا کی بیواؤں اور بچوں کی مسلسل معاونت کررہے ہیں اور ان کے تعلیمی اخراجات، طبی سہولیات اور پنشن سمیت دیگر ضروریات پوری کررہے ہیں، یہ اس حقیقت کی عکاسی کرتا ہے کہ وطن کے دفاع کی قیمت صرف میدان جنگ تک محدود نہیں بلکہ اس کے اثرات شہداء کے خاندانوں تک بھی پہنچتے ہیں۔ معرکہ حق کا حوالہ دیتے ہوئے قائم مقام صدر نے مسلح افواج کی جانب سے دکھائی جانے والی بے مثال جرات اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو سراہا اور قومی سلامتی کے تحفظ کے ساتھ ساتھ خطے میں امن، استحکام اور مکالمے کے فروغ میں موجودہ عسکری قیادت کے کردار کو بھی خراج تحسین پیش کیا۔ فیلڈ مارشل سید عاصم منیر، نشان امتیاز (ملٹری)، ہلال جرات، چیف آف آرمی اسٹاف و چیف آف ڈیفنس فورسز اور دیگر عسکری قیادت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے سید یوسف رضا گیلانی نے کہا کہ پاکستان ایک امن پسند ملک ہے اور خطے میں پائیدار امن واستحکام کے لیے حقیقی اور مخلصانہ کوششوں کی حمایت کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مکہ معاہدے جیسے اقدامات اس بات کا مظہر ہیں کہ پاکستان طاقت کے بجائے مکالمے، سفارت کاری اور پرامن ذرائع کو ترجیح دیتا ہے۔ قائم مقام صدر نے کہا کہ پاکستان کی سب سے بڑی طاقت اس کے عوام اور مسلح افواج کا باہمی اتحاد اور یکجہتی ہے، شہداء کے مشن کو آگے بڑھانے کے لیے ہمیں اتحاد، جمہوریت اور ملکی ترقی کے لیے مل کر کام کرنا ہوگا۔ قائم مقام صدر نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو امن وسلامتی عطا فرمائے، مسلح افواج کے اہلکاروں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہمارے تمام شہداء کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

بقیہ 28

دکی کے علاقے جھالار میں مسلح افراد نے سردار اکبر خان ناصر کی زمینداری پر تعینات چوکیداروں پر حملہ کردیا، جس کے نتیجے میں تین چوکیدار جاں بحق ہوگئے جبکہ دو تاحال لاپتہ ہیں۔ ایس پی دکی منصور احمد بزدار کے مطابق جاں بحق ہونے والوں میں غنو ولد خدائیداد، آغا جان اور عزت خان شامل ہیں، جن کا تعلق افغانستان سے بتایا جاتا ہے۔ پولیس کے مطابق تینوں افراد جھالار میں سردار اکبر خان ناصر کی زمینداری پر بطور چوکیدار تعینات تھے۔ پولیس نے جاں بحق افراد کی لاشیں ہسپتال منتقل کردی ہیں۔ ایس پی دکی کے مطابق نادر خان اور بشیر خان نامی دو چوکیدار تاحال لاپتہ ہیں، جن کی تلاش کے لیے کارروائیاں جاری ہیں۔ پولیس کے مطابق جھالار دکی سے تقریبا ایک گھنٹے کی مسافت پر جنوب میں واقع پہاڑی علاقہ ہے، جہاں اس سے قبل بھی سردار اکبر خان ناصر کی زمینداری پر تعینات چوکیداروں کو متعدد مرتبہ نشانہ بنایا جاچکا ہے۔ پولیس نے واقعے کی مزید تحقیقات شروع کردی ہیں، جبکہ حملہ آوروں کی تلاش کے لیے بھی اقدامات جاری ہیں۔

بقیہ 29

زمیندار ایکشن کمیٹی کے ترجمان نے چیجائی کے راستے پیاز سمیت ہمسایہ ممالک سے پھلوں اور سبزیوں کی مبینہ بڑے پیمانے پر اسمگلنگ پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ غیر قانونی طور پر لائی جانے والی زرعی اجناس نے بلوچستان کے مقامی زمینداروں کو شدید معاشی مشکلات سے دوچار کردیا ہے اور صوبے کی زراعت تباہی کے دہانے پر پہنچ چکی ہے۔ ایک بیان میں ترجمان نے کہا کہ بلوچستان کے زمیندار سال بھر شدید موسمی حالات، پانی کی قلت، بجلی اور زرعی ٹیوب ویلوں کے مسائل، مہنگی کھاد، بیج، زرعی ادویات، ڈیزل اور دیگر پیداواری اخراجات برداشت کرکے پیاز، ٹماٹر، سیب، انگور، کھجور اور دیگر پھل وسبزیاں پیدا کرتے ہیں، تاہم جب مقامی فصل مارکیٹ میں آتی ہے تو اسمگل شدہ اور غیر قانونی طور پر لائی جانے والی زرعی اجناس کی بھرمار سے مقامی پیداوار کی قیمتیں گر جاتی ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ چیجائی کے راستے پیاز اور دیگر زرعی اجناس کی اسمگلنگ نہ صرف ملکی قوانین اور تجارتی نظام کو متاثر کررہی ہے بلکہ بلوچستان کے ہزاروں زمیندار خاندانوں کے معاشی مستقبل کے لیے بھی سنگین خطرہ بن چکی ہے۔ مقامی زمیندار کو اپنی فصل کی مناسب قیمت نہیں ملتی، جبکہ اسمگل شدہ مال کم قیمت پر دستیاب ہونے کے باعث مقامی پیداوار کی طلب اور قیمت دونوں متاثر ہوتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ زمیندار پہلے ہی پانی کی شدید قلت، موسمیاتی تبدیلی، خشک سالی، سیلاب، بجلی کی عدم دستیابی اور بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت جیسے مسائل کا سامنا کر رہے ہیں۔ ایسے حالات میں بیرون ملک سے غیر قانونی طور پر پھلوں اور سبزیوں کی آمد مقامی زرعی معیشت کے لیے صورتحال مزید سنگین بنا رہی ہے۔ زمیندار ایکشن کمیٹی کے ترجمان نے کہا کہ ایک زمیندار جب اپنی فصل تیار کرتا ہے تو اسے پیداواری لاگت، مزدوری، پانی، کھاد، بیج اور ٹرانسپورٹ کے اخراجات پورے کرنے کے لیے مناسب منافع درکار ہوتا ہے، لیکن اسمگلنگ کے باعث مارکیٹ میں قیمتیں مصنوعی طور پر کم ہونے سے زمیندار اپنی فصل لاگت سے بھی کم قیمت پر فروخت کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ انہوں نے اس صورتحال کو بلوچستان کے زمینداروں کا معاشی قتل قرار دیا۔ ترجمان نے وفاقی وصوبائی حکومت، محکمہ کسٹمز، ضلعی انتظامیہ اور دیگر متعلقہ اداروں سے مطالبہ کیا کہ چیجائی سمیت بلوچستان کے تمام داخلی و خارجی راستوں پر موثر نگرانی کا نظام قائم کیا جائے اور پھلوں وسبزیوں کی غیر قانونی نقل وحمل اور اسمگلنگ کے خلاف بلاامتیاز کارروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو مقامی زراعت کے تحفظ کے لیے ایسی موثر پالیسی تشکیل دینی چاہیے جس کے تحت مقامی فصل کی مارکیٹ میں دستیابی، مناسب قیمت اور زمینداروں کے مفادات کو ترجیح دی جائے۔ اگر مقامی پیداوار کے سیزن میں غیر قانونی طور پر بیرون ملک سے زرعی اجناس کی آمد کا سلسلہ جاری رہا تو بلوچستان میں زراعت سے وابستہ لاکھوں افراد کا روزگار شدید متاثر ہوسکتا ہے۔ ترجمان نے مزید کہا کہ حکومت صرف اسمگلنگ کی روک تھام تک محدود نہ رہے بلکہ زمینداروں کو پیداواری لاگت میں کمی، سستی بجلی، زرعی ٹیوب ویلوں کے لیے بجلی کی فراہمی، معیاری بیج و کھاد، کولڈ اسٹوریج، مارکیٹ تک رسائی اور فصلوں کے لیے منافع بخش نرخوں کی فراہمی بھی یقینی بنائے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر چیجائی اور دیگر راستوں سے اسمگل ہونے والے پیاز، پھلوں اور سبزیوں کے خلاف فوری اور موثر اقدامات نہ کیے گئے تو مقامی زمیندار اپنی زمینوں پر کاشتکاری ترک کرنے پر مجبور ہوسکتے ہیں، جس سے بلوچستان کی زرعی معیشت کے ساتھ ساتھ صوبے کے غذائی تحفظ اور روزگار کے مسائل بھی مزید سنگین ہوجائیں گے۔

بقیہ 30

وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ ویمن انٹرپرینیورشپ ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت 600 خواتین کی تربیت مکمل ہونا خوش آئند ہے، جبکہ 100 خواتین کو کاروبار کے آغاز کے لیے مالی معاونت کی فراہمی انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے حکومتی عزم کی عملی تصویر ہے۔ سماجی رابطے کی سائٹ ایکس پر اپنے پیغام میں وزیر اعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ حکومت بلوچستان خواتین کو معاشی خودمختاری، ترقی، تعلیم اور خوشحالی کے مواقع فراہم کررہی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ بلوچستان کی ہر بچی کے ہاتھ میں ہنر، قلم اور روزگار ہو، بارود نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف حکومت خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے مواقع فراہم کررہی ہے، جبکہ دوسری جانب دہشت گرد بلوچ بچیوں کو خودکش بمبار بنا کر تاریکیوں کی جانب دھکیل رہے ہیں۔ دہشت گرد عناصر ہماری بچیوں کے مستقبل کو تباہی اور تشدد سے جوڑنا چاہتے ہیں، جبکہ حکومت ان کے مستقبل کو تعلیم، ہنر اور خوشحالی سے جوڑ رہی ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ فیصلہ بلوچ عوام نے کرنا ہے کہ وہ اپنی بچیوں کا مستقبل تعلیم وترقی میں دیکھتے ہیں یا دہشت گردی اور تباہی میں۔ بلوچستان کی بیٹیوں کے روشن، محفوظ اور خوشحال مستقبل کے لیے حکومت بلوچستان اپنی ذمہ داری پوری کرے گی۔

بقیہ 31

وزیر اعلیٰ بلوچستان کے مشیر برائے محکمہ ماحولیات و موسمیاتی تبدیلی نسیم الرحمان خان ملاخیل نے کہا ہے کہ 6 ستمبر 1965 ہماری دفاعی تاریخ کا یادگار دن ہے جسے کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ 6 ستمبر کو پاکستانی فوج نے نہ صرف مادر وطن کا دفاع کیا بلکہ دنیا کو یہ واضح پیغام دیا کہ پاکستان ہر قسم کی جارحیت کو شکست دینے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔ بزدل دشمن نے لاہور پر قبضہ کرنے کے لیے رات کی تاریکی میں حملہ کیا اور پوری دنیا نے دیکھا کہ افواج پاکستان کے جری سپوتوں نے بے مثال بہادری سے دشمن کو پسپا کیا۔ پاک وطن کے جوانوں نے اپنی لازوال قربانیوں سے ثابت کیا کہ قومیں جنگیں ہتھیاروں سے نہیں بلکہ ایمان اور حوصلے سے جیتتی ہیں، تاریخ عالم پاک فوج کی بہادری کی لازوال داستانیں رقم کرنے کی کوئی دوسری مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ صوبائی مشیر نسیم الرحمان خان ملاخیل نے 6 ستمبر یوم دفاع وشہداء کے موقع پر اپنے خصوصی پیغام میں وطن عزیز